ہفت روزہ
خدام الدین
لاہور
زیر سرپرستی
شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی مدظلہ
شیرانوالہ دروازہ لاہور
۲۱ جمادی الثانی سنہ ۱۳۷۸ھ
۲ جنوری ۱۹۵۹ء
قیمت
۴/
یکے از مطبوعات انجمن خدام الدین ۔ لاہور

احادیث الرسول صلی اللہ علیہ وسلم

بلی کا جھوٹا پانی پاک ہے

عَنْ دَاوُدَ بْنِ صَالِحِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ اُمِّهٖ اَنَّ مَوْلَاتَهَا اَرْسَلَتْهَا بِهَرِيْسَةٍ اِلٰى عَائِشَةَ قَالَتْ فَوَجَدْتُهَا تُصَلِّيْ فَاَشَارَتْ اِلَيَّ اَنْ ضَعِيْهَا فَجَاءَتْ هِرَّةٌ فَاَكَلَتْ مِنْهَا فَلَمَّا انْصَرَفَتْ عَائِشَةُ مِنْ صَلٰوتِهَا اَكَلَتْ مِنْ حَيْثُ اَكَلَتِ الْهِرَّةُ فَقَالَتْ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّهَا لَيْسَتْ بِنَجَسٍ اِنَّهَا مِنَ الطَّوَّافِيْنَ عَلَيْكُمْ اِنِّيْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّاُ بِفَضْلِهَا رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ

داؤد بن صالح رضؓ بن دینار اپنی ماں سے روایت کرتے ہیں۔ کہ کہا ان کی ماں نے کہ ان کی آزاد کرنے والی مالکہ نے ان کے ہاتھ حضرت عائشہؓ کے پاس ہریسہ بھیجا۔ پس پایا انہوں نے عائشہؓ کو نماز پڑھتے ہوئے پس اشارہ کیا عائشہؓ نے میری طرف اس کا کہ تو اس کو رکھدے (چنانچہ رکھدیا گیا) پس بلی آئی اور ہریسہ میں سے کھایا۔ پس جب عائشہؓ نماز سے فارغ ہوکر آئیں تو آپ نے اس ہریسہ میں سے اسی جگہ سے کھانا شروع کیا۔ جہاں سے بلی نے کھایا تھا۔ پھر فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ (بلی کا کھایا ہوا) نجس نہیں ہے۔ بلی تمہارے درمیان پھرنے والی ہے۔ پھر کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بلی کے جھوٹے پانی سے وضو کرتے دیکھا ہے۔

درندوں کا جھوٹا پانی پاک ہے

عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ اِنَّ عُمَرَ خَرَجَ فِيْ رَكْبٍ فِيْهِمْ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ حَتّٰى وَرَدُوْا حَوْضًا فَقَالَ عَمْرٌو يَا صَاحِبَ الْحَوْضِ هَلْ تَرِدُ حَوْضَكَ السِّبَاعُ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يَا صَاحِبَ الْحَوْضِ لَا تُخْبِرْنَا فَاِنَّا نَرِدُ عَلَى السِّبَاعِ وَتَرِدُ عَلَيْنَا رَوَاهُ مَالِكٌ وَزَادَ رَزِيْنٌ قَالَ زَادَ بَعْضُ الرُّوَاةِ فِيْ قَوْلِ عُمَرَ اِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَهَا مَا اَخَذَتْ فِيْ بُطُوْنِهَا وَمَا بَقِيَ فَهُوَ لَنَا طَهُوْرٌ وَشَرَابٌ)

یحییٰ رضؓ بن عبدالرحمٰن کا بیان ہے۔ کہ عمرؓ ایک قافلہ میں چلے جس میں عمرو بن العاصؓ بھی تھے۔ یہاں تک کہ ایک حوض پر پہنچے۔ عمرو بن العاصؓ نے حوض والے سے پوچھا کہ کیا تیرے حوض پر درندے بھی آتے ہیں۔ (یہ سنکر) عمرؓ نے فرمایا اے حوض والے یہ بتلانے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ اس لئے ہم آتے ہیں۔ درندوں پر) (یعنی کبھی ہم آتے ہیں پانی پر) اور درندے آتے ہیں ہم پر (یعنی کبھی درندے آتے ہیں پانی پر) مالک اور رزین نے کہا ہے۔ کہ بعض راویوں نے اس حدیث میں عمرؓ کے قول میں یہ اضافہ کیا ہے کہ میں نے رسول اللہ صلعم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ درندے جو کچھ اپنے پیٹ میں بھر لیں وہ ان کا ہے اور جو باقی رہ جائے وہ ہمارا ہے پاک کرنے والا ہے اور پینے کے قابل ہے)

درندوں کا جھوٹا پانی پاک ہے

عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِنِ الْخُدْرِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنِ الْحِيَاضِ الَّتِيْ بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِيْنَةِ تَرِدُهَا السِّبَاعُ وَالْكِلَابُ وَالْحُمُرُ عَنِ الطُّهْرِ مِنْهَا فَقَالَ ...... لَهَا مَا حَمَلَتْ فِيْ بُطُوْنِهَا وَلَنَا مَا غَبَرَ طَهُوْرٌ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

ابو سعید خدریؓ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ان حوضوں کے پانی سے پاکی حاصل کرنے کا حکم پوچھا گیا جو مکہ اور مدینہ کے درمیان واقع ہیں اور جن پر درندے کتے اور گدھے سب آتے ہیں پس آپ نے فرمایا جو چیز درندوں نے اپنے پیٹ میں بھر لی (وہ ان کی ہے) اور ہمارے لئے وہ چیز ہے۔ جو انہوں نے چھوڑی۔ اور وہ پاک کرنے والی ہے۔

کتے کے جھوٹے برتن کو پاک کرنے کا حکم

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا شَرِبَ الْكَلْبُ فِيْ اِنَاءِ اَحَدِكُمْ فَلْيَغْسِلْهُ سَبْعَ مَرَّاتٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ قَالَ طَهُوْرُ اِنَاءِ اَحَدِكُمْ اِذَا وَلَغَ فِيْهِ الْكَلْبُ اَنْ يَغْسِلَهُ سَبْعَ مَرَّاتٍ اُوْلٰهُنَّ بِالتُّرَابِ)

ابو ہریرہؓ نے بیان کیا کہ فرمایا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جب تم میں سے کسی کے برتن میں سے کتا پانی پی لے تو وہ اس کو سات مرتبہ دھو ڈالے (بخاری ومسلم) اور مسلم کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ تمہارے جس برتن سے کتا پانی پی جائے اس کو پاک کرنے کی صورت یہ ہے۔ کہ وہ اس کو سات مرتبہ دھو ڈالے اور پہلی مرتبہ مٹی سے دھوئے۔

پیشاب سے زمین پاک کرنے کا حکم

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَامَ اَعْرَابِيٌّ فَبَالَ فِي الْمَسْجِدِ فَتَنَاوَلَهُ النَّاسُ فَقَالَ لَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعُوْهُ وَهَرِيْقُوْا عَلٰى بَوْلِهٖ سَجْلًا مِنْ مَاءٍ اَوْ ذَنُوْبًا مِنْ مَاءٍ فَاِنَّمَا بُعِثْتُمْ مُيَسِّرِيْنَ وَلَمْ تُبْعَثُوْا ...... مُعَسِّرِيْنَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ ایک دیہاتی نے مسجد میں کھڑے ہوکر پیشاب کیا۔ پس لوگوں نے اس کو پکڑ لیا۔ پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں سے اس کو چھوڑ دو اور ایک ڈول پانی پیشاب پر بہا دو۔ پس تم لوگ آسانی کرنے والے بنا کر بھیجے گئے ہو۔ مشکل کرنے والے بنا کر نہیں۔

منی آلودہ کپڑے کو پاک کرنے کا حکم

عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ قَالَ سَاَلْتُ عَائِشَةَ عَنِ الْمَنِيِّ يُصِيْبُ الثَّوْبَ فَقَالَتْ كُنْتُ اَغْسِلُهُ مِنْ ثَوْبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَخْرُجُ اِلَى الصَّلٰوةِ وَاَثَرُ الْغَسْلِ فِيْ ثَوْبِهٖ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

سلیمان رضؓ بن یسار کہتے ہیں۔ کہ میں نے عائشہؓ سے پوچھا کہ اگر کپڑے کو منی لگ جائے تو کیا کرے) پس کہا عائشہؓ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جس کپڑے کو منی لگ جاتی، میں اس کو دھوتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑے سے اور وہ ابھی بھیگا ہوا ہی ہوتا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز کو تشریف لے جاتے

ہفت روزہ **خدام الدین** لاہور

جلد ۴ ۲۱ جمادی الثانی ۱۳۷۸ھ ۲ جنوری ۱۹۵۹ء شمارہ ۳۴

پاکستان میں آئین کا مسئلہ

عام انتخابات کے بارے میں ہم بارہا ان کالموں میں اظہار خیال کر چکے ہیں۔ کہ اس ملک میں عام انتخابات کا ہونا جوئے شیر لانے سے کسی طرح کم نہیں حکومت کے ذمہ دار ارکان کے اعلانات کے باوجود ہماری ہمیشہ یہی رائے رہی کہ اس ملک میں عام انتخابات شاید قیامت تک بھی نہ ہوسکیں۔ حالیہ انقلاب نے ہماری اس رائے پر مہر تصدیق ثبت کر دی ہے۔

اب رہا آئین کا مسئلہ تو اس کے متعلق ہم کبھی مایوس نہیں ہوئے۔ ہمیں یقین تھا کہ ہمارے خود غرض سیاست دانوں کی مرضی کے خلاف جلد یا بدیر پاکستان میں کتاب و سنت کی روشنی میں آئین مرتب ہو کر رہے گا۔ چنانچہ ۱۹۵۶ء میں آئین مرتب کر کے ۲۳ مارچ ۱۹۵۶ء سے اس کا نفاذ کر دیا گیا۔ اگرچہ وہ آئین کتاب سنت کے معیار پر پورا نہ اترتا تھا۔ تاہم اپنی تمام تر خامیوں کے باوجود جو کچھ بھی تھا غنیمت تھا۔ خدا جانے سابق صدر مملکت کو اس سے کیا عناد تھا کہ وہ اسے اس کو ناقابل عمل قرار دے کر چلتے بنے۔ اور آئین کو منسوخ کر گئے۔

ہماری نئی حکومت نے آئین کے متعلق اب تک کوئی واضح اعلان نہیں کیا اس کے متعلق اب تک جو اعلانات ہوئے ہیں۔ اُن سے یہ واضح نہیں ہوتا کہ پاکستان میں آئین کتاب وسنت کی روشنی میں مرتب کیا جائے گا۔ اس سلسلہ میں نئی حکومت ہمیں صرف وعدۂ فردا سے ہی ٹال رہی ہے۔ اس سے ہم آئین کے متعلق بھی مایوس ہو چکے ہیں۔ ایسے معلوم ہوتا ہے کہ حکومت آئین کے مسئلہ کو وہ اہمیت نہیں دے رہی جس کا یہ مستحق تھا۔ زرعی۔ قانونی۔ اور تعلیمی اصلاحات کے لئے تو کمشن مقرر کر دئے گئے ہیں لیکن آئین کے متعلق کسی کمشن کے تقرر کا اب تک کوئی اعلان نہیں کیا گیا۔ ہماری رائے میں آئین کے بغیر تمام اصلاحات بے معنی ثابت ہوں گی۔ اس لئے ہم حکومت سے درخواست کرتے ہیں کہ وہ جلد از جلد آئین کے مسئلہ کو طے کرنے کی کوشش کرے اس موقعہ پر ہم یہ عرض کر دینا بھی ضروری سمجھتے ہیں۔ کہ پاکستان کے بنیادی نعرہ کو فراموش کرنا کسی طرح بھی مناسب نہیں ہوگا۔ اس ملک میں کتاب و سنت کی ترویج ہی میں ہماری تمام مشکلات کا حل ہے۔ ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ ہماری نئی حکومت کو کتاب وسنت کی خدمت نصیب کرے آمین یا الٰہ العالمین۔

مصر اور اشتراکیت

عرب نیشنلزم کے سایہ تلے چند دن پہلے تک اشتراکیت جس طریقہ سے پروان چڑھ رہی تھی اب اس کا مستقبل اتنا تابناک نظر نہیں آتا۔ یہ غلط بات ہے کہ فی زمانہ کسی قوم یا ملک کو دوسرے ملک سے خدا واسطے کی چاہ والفت ہو مشرق وسطیٰ میں جب مغربی اقوام کی چیرہ دستی بڑھی اور استعمار پرستی کا ردِّ عمل شروع ہوا تو عربوں کی حریّت پسندی سے جہاں امریکہ و برطانیہ نے انگر اٹھائے وہاں روس آہستہ آہستہ عربوں کی طرف کھسکنا شروع ہوا۔ نوبت یہ اینجا رسید کہ مصر و عراق نہ صرف اتحادیوں کے جانی دشمن بن گئے بلکہ انہوں نے روس اور اشتراکیت کیلئے اپنے دروازے بھی کھول دئے۔ آخری چند سالوں میں ان ملکوں میں مغربی حکمت عملی پے در پے ہزیمت اٹھاتی رہی اور روس ان کی اقتصادی وعسکری ضروریات کا کفیل بن گیا۔

یہ مصر وعراق کی اپنی حق شناسی ہے۔ یا اشتراکیت کا ان ممالک میں حد سے زیادہ تجاوز آج روس کے کل کے عمل دخل کا ردِّ عمل شروع ہو چکا ہے۔ سرکاری طور پر اشتراکیت کو ناپسند کیا جا رہا ہے۔ دونوں اطراف جو مغرب دشمن کی دشمنی بنیادوں پر یکجا ہوئیں تھیں نظریات کی کسوٹی پر ان کا اتحاد ٹوٹ رہا ہے۔

مجلس رقص و سرود

۲۵ دسمبر ۱۹۵۸ء کی رات کو یونیورسٹی ہال لاہور میں "تہذیبی پروگرام" کے تحت جو مجلس رقص و سرود منعقد کی گئی اس سے پتہ چلتا ہے کہ ہماری حکومت منکرات و فواحشات کو روکنے کی بجائے ان کی ترویج میں خوب دلچسپی لے رہی ہے۔ اور اس قسم کی "تہذیبی" مجالس اپنی سرپرستی میں منعقد کرا رہی ہے۔ اگر کچھ دیندار عنصر اپنی غیرت ایمانی کے تحت ایسی مجالس کے خلاف آواز بلند کرتے ہیں تو اُن کی کوئی پرواہ نہیں کی جاتی عوام کی اکثریت بھی ایسی اخلاق سوز مجالس کی رونق افزائی میں فخر محسوس کرتی ہے۔

مذکورہ بالا مجلس کی جو مختصر روئیداد اخبارات میں شائع ہوئی ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ بڑے بڑے سول اور فوجی احکام کے علاوہ عوام کا بے پناہ ہجوم یونیورسٹی ہال میں بطور تماشائی موجود تھا۔ سینکڑوں مرد اور عورتیں جگہ نہ ملنے کی وجہ سے سارا وقت فرطِ اشتیاق میں سرو قد کھڑے ہی رہے۔ جو تماشائی ٹکٹ داخلہ حاصل کرنے سے محروم رہے اور شریک "تہذیب" نہ ہو سکے۔ ان کی تعداد شرکاء سے کہیں زیادہ بتائی جاتی ہے۔ داخلہ کا ٹکٹ مبلغ دس روپے فی کس تھا اس سے ہمارے حکام اور عوام کے طبعی جذبِ شوق کا بخوبی اندازہ ہوسکتا ہے ایک صاحب بصیرت مسلمان کو اپنی قوم کی بے راہ روی کا یہ منظر خون کے آنسو رُلانے کے لئے کافی وافی شافی ہے ؎

دارہتی کچھ سہی لیکن یہی پایا گیا
بے خبر ہنستے رہے اور باخبر رویا کئے

رونا تو اس بات کا ہے کہ اسلام کے نام لیوا ہی شیطان کے پنجے میں ایسے گرفتار ہوئے ہیں۔ کہ اُن پر کوئی نصیحت کارگر نہیں ہوتی اور کتاب وسنت کی آواز جس طرف سے بھی ان کے کانوں تک پہنچائی جائے وہ اس کو سننا بھی گوارہ نہیں کرتے ؎

وائے ناکامی متاع کارواں جاتا رہا
کارواں کے دل سے احساس زیاں جاتا رہا

ہمیں پنجاب یونیورسٹی کے ذمہ وار حکام سے بھی اس سلسلہ میں شکایت ہے کہ ایک ایسا تعلیمی ادارہ جہاں قوم کے نونہال تعلیمی واخلاقی لحاظ سے پروان چڑھتے ہیں اُن کا گلہ گھونٹنے کے لئے ایسی اخلاق سوز مجالس منعقد کی جارہی ہیں شاید اس موقع کے مناسب حال علامہ اقبالؒ کہہ گئے ہیں ؎

گلا تو گھونٹ دیا اہل مدرسہ نے ترا
کہاں سے آئے صدا لا الٰہ الا اللہ

یونیورسٹی کے ارباب حل وعقد سے ہماری درخواست ہے کہ یونیورسٹی ہال کی تعمیر کا جو مقصد تھا اُس کو اُسی کے لئے وقف رہنے دیں اور آئندہ اس قسم کی خلاف اسلام تقریبات کا مرکز نہ بننے دیں ورنہ عند اللہ وعند الناس وہ بھی مجرم قرار پائیں گے۔ اور سزا سے نہ بچ سکیں گے۔ وما علینا الا البلاغ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

خطبہ یوم الجمعہ ۱۴ر جمادی الثانی ۱۳۷۸ھ مطابق ۲۶ر دسمبر ۱۹۵۸ء

(از جناب شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی صاحب مسجد شیرانوالہ دروازہ لاہور)

قرآن مجید میں ناقابلِ تسخیر پاکستان بنانے کا قانون موجود ہے

اس قانون کی دفعات

پہلی

حدود پاکستان میں حکومت نیکیوں کا حکماً رواج دے اور برائیوں کو حکماً بند کرے

(کُنْتُمْ خَیْرَ اُمَّۃٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْھَوْنَ عَنِ الْمُنْکَرِ وَتُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰہِ ط وَلَوْ اٰمَنَ اَھْلُ الْکِتٰبِ لَکَانَ خَیْرًا لَّھُمْ ط مِنْھُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ وَاَکْثَرُھُمُ الْفٰسِقُوْنَ ٥)

سورہ آل عمران رکوع ۱۲ پارہ ۴

ترجمہ۔ تم سب امتوں میں سے بہتر ہو۔ جو لوگوں کے لئے بھیجی گئیں۔ اچھے کاموں کا حکم کرتے ہو اور بُرے کاموں سے روکتے ہو۔ اور اللہ پر ایمان لاتے ہو۔ اور اگر اہل کتاب ایمان لے آتے تو اُن کے لئے بہتر تھا۔ کچھ ان میں سے ایماندار ہیں۔ اور اکثر ان میں سے نافرمان ہیں۔

حضور انورؐ کی اُمّت کو

یعنی صحابہ کرامؓ کو سب اُمّتوں میں سے بہتر اُمّت اسی لئے کہا گیا ہے۔ کہ حکماً نیکی کا رواج دیتے تھے۔ اور حکماً بُرائی کو روکتے تھے۔ اور اسی خوبی کی بناء پر اللہ تعالےٰ نے اس وقت میں دُنیا کی دو بڑی سلطنتوں (رومی اور ایرانی) کو شکست دلا کر صحابہ کرام رضوان اللہ تعالےٰ علیہم اجمعین کو ان سلطنتوں پر قبضہ دلا دیا۔ حالانکہ فوجوں کی تعداد ان سلطنتوں کے پاس زیادہ تھی کہ وہ مدتہائے مدیدہ سے چلی آ رہی تھیں اور صحابہ کرامؓ کی سلطنت نوزائیدہ تھی اور اسلحہ کے لحاظ سے بھی وہ سلطنتیں صحابہ کرامؓ کی سلطنت سے بہت طاقتور تھیں۔

مگر اللہ تعالیٰ کے ایک قانون

کے لحاظ سے مسلمانوں نے ان کے مقابلہ میں فتح پائی۔ اور وہ قانون (یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اِنْ تَنْصُرُوا اللّٰہَ یَنْصُرْکُمْ وَیُثَبِّتْ اَقْدَامَکُمْ)

سورہ محمد رکوع ۱ پارہ ۲۶

ترجمہ۔ اے ایمان والو اگر تم اللہ (کے دین) کی مدد کرو گے وہ تمہاری مدد کرے گا۔ اور تمہارے قدم جمائے رکھیگا۔

عبرت

اے پاکستانی مسلمانو۔ اس عبرتناک اعلان کو غور سے پڑھو۔ اب بھی خدا وُہی ہے جو صحابہ کرامؓ کا تھا۔ اور تمہارا دین بھی وُہی (قرآن مجید اور حدیث رسولؐ) ہے جو صحابہ کا تھا۔ اب پھر اسی قاعدے کے مطابق میدانِ جنگ میں دشمنانِ اسلام کے مقابلہ میں آ ؤ گے۔ تو اللہ تعالےٰ تمہاری حمایت کرنے کے لئے اپنی آسمانی طاقتیں لائیگا۔ پھر یقیناً تمہارا دشمن خائب خاسر ہو کر میدانِ جنگ سے واپس جائیگا۔ اور تم فاتح ہو کر حمد و ثنا کے گیت گاتے ہوئے واپس آ ؤ گے۔

دوسری دفعہ

ہر مسلمان کو (اسلامی مملکت کی حفاظت کے لئے) مسلح ہونے کا حکم

(وَاَعِدُّوْا لَھُمْ مَّا اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ قُوَّۃٍ وَّمِنْ رِّبَاطِ الْخَیْلِ تُرْھِبُوْنَ بِہٖ عَدُوَّ اللّٰہِ وَعَدُوَّکُمْ وَاٰخَرِیْنَ مِنْ دُوْنِھِمْ ج لَا تَعْلَمُوْنَھُمْ اَللّٰہُ یَعْلَمُھُمْ ط وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ شَیْءٍ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ یُوَفَّ اِلَیْکُمْ وَاَنْتُمْ لَا تُظْلَمُوْنَ ٥)

سورہ الانفال رکوع ۸ پارہ ۱۰

ترجمہ۔ اور ان سے لڑنے کے لئے جو کچھ (سپاہیانہ) قوت سے اور پلے ہوئے گھوڑوں سے جمع کر سکو۔ سو تیار رکھو۔ کہ اس سے اللہ کے دُشمنوں پر اور تمہارے دشمنوں پر اور ان کے سوا دوسروں پر جنہیں تم نہیں جانتے۔ اللہ انہیں جانتا ہے۔ ہیبت پڑے اور اللہ کی راہ میں جو کچھ تم خرچ کرو گے۔ تمہیں (اس کا ثواب) پُورا ملے گا۔ اور تم سے بے انصافی نہیں ہوگی۔

اس آیت میں اسلحہ اور لڑنے کے لئے گھوڑے

مہیّا کرنے کا حکم مسلمانوں کو دیا گیا ہے کہ ہر مسلمان اپنی توفیق کے مطابق اسلحہ بھی اپنے لئے مہیّا کرے۔ اور سواری کا انتظام بھی خود کرے۔ اسی لئے تو آیت کے آخر میں تسلّی دی گئی ہے۔ کہ "اللہ کی راہ میں جو کچھ تم خرچ کرو گے۔ تمہیں (اس کا ثواب) پُورا ملے گا۔ اور تم سے بے انصافی نہیں ہوگی۔" اسی اعلانِ شاہنشاہی کی بناء پر میں

پاکستان بننے کے وقت ہی سے

حکومت سے کہہ رہا ہوں کہ اب ہتھیاروں سے لائسنس ہٹا دیا جائے۔ ہر مسلمان جو ہتھیار چاہے رکھے۔ ریوالور رکھے۔ یا برین گن رکھے۔ یا سٹین گن رکھے یا تھری ناٹ تھری کی بندوق رکھے۔ علاوہ اس کے یہ بھی کہتا آ رہا ہوں۔ کہ علماء دین کو اجازت دیجئے۔

کہ وہ مسلمانانِ پاکستان میں جہاد کا جذبہ

پیدا کریں۔ اگر گزشتہ حکومت ہم لوگوں کو اجازت دیتی تو کیا حکومت پاکستان کی تنخواہ دار فوج کے علاوہ لاکھوں کی تعداد میں مسلمان جذبہ جہاد کے ماتحت میدان جنگ میں نہیں آ سکتے تھے۔ اور پھر جب یہ سرفروش اس اسلامی مملکت کو زندہ اور تابندہ

رکھنے کے لئے سر دھڑ کی بازی لگا کر کفر کے مقابلہ میں آتے تو کیا پھر خدائی طاقتیں غیب کے خزانہ سے نہ آتیں - میرا ایمان ہے کہ

خدائی طاقتیں یقیناً

میدان جنگ میں آتیں - ابھی تو عرض کر چکا ہوں - (اِنْ تَنْصُرُوا اللّٰهَ يَنْصُرْكُمْ وَيُثَبِّتْ اَقْدَامَكُمْ) ترجمہ گزشتہ صفحہ پر دیکھ لو - پھر تم دیکھتے پاکستان کی فوج ظفر موج کس طرح واپسی پر خوشی سے پھولے نہ سماتی -

تیسری دفعہ

ہمیشہ فوجی بھرتی جاری رہے

(يَآ أَيُّهَا النَّبِيُّ حَرِّضِ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلَى الْقِتَالِ)

سورہ الانفال رکوع ۹ پارہ ۱۰

ترجمہ - اے نبی مسلمانوں کو جہاد کی ترغیب دو + یہ حکم وقتی نہیں تھا - بلکہ مسلمانوں کی ہر حکومت کو زندہ اور پائندہ رکھنے کے لئے اس حکم کا عملدر آمد ہوتا رہے گا -

پاکستان بننے سے پہلے ان آیات کی اشاعت کیوں نہیں کی جاتی تھی

اگر کوئی شخص یہ اعتراض کرے - کہ مولوی صاحبان اب ان آیات کی تشہیر فرما رہے ہیں - کیا انگریز کے وقت میں یہ آیتیں ان کے پیش نظر نہیں تھیں -

اس کا جواب

یہ ہے کہ انگریز کی حکومت کے وقت میں علماء دین اس ملک کو کفرستان کے نام سے تعبیر کیا کرتے تھے - لہذا کفرستان کو مضبوط کرنے کے لئے یہ آیتیں کب پیش کی جا سکتی تھیں - اب ماشاء اللہ تعالےٰ ہمارا ملک پاکستان یعنی اسلامستان ہے - اس کی ایسی حفاظت کرنا اور ایسی بنیادوں پر اس کو قائم کرنا - کہ یہ ملک قیامت تک اسلامستان ہی رہے - اس کے لئے اب یہ دفعات پیش کی جا رہی ہیں - اگر ہماری حکومت صحیح اسلامی سانچے میں اس کو ڈھال دے اور ہماری آئندہ نسلیں بھی اسی طریقہ پر حکومت چلاتی رہیں تو میرا یقین ہے - کہ اللہ تعالےٰ کے فضل سے یہ ملک قیامت تک اسلامی نام ہی سے زندہ تابندہ اور پائندہ رہے گا -

چوتھی

جو مسلمان (بوقت ضرورت) جہاد کے لئے نہیں نکلینگے انکے حق میں وعید (یعنی عذاب کی دھمکی)

(اِلَّا تَنْفِرُوْا يُعَذِّبْكُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ۙ وَّيَسْتَبْدِلْ قَوْمًا غَيْرَكُمْ وَلَا تَضُرُّوْهُ شَيْئًا ۗ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝) سورہ التوبہ رکوع ۶ پارہ ۱۰

ترجمہ - اگر تم نہ نکلوگے تو اللہ تمہیں دردناک عذاب میں مبتلا کرے گا - اور تمہاری جگہ اور لوگ پیدا کرے گا اور تم اسے کوئی نقصان نہیں پہنچا سکو گے - اور اللہ ہر چیز پر قادر ہے -

حاصل

یہ نکلا - کہ اگر کسی دور کے مسلمان دین الٰہی کی حمایت کے لئے میدان جہاد میں نہیں نکلینگے تو نہ نکلنے والے مجرم قرار دے کر دردناک عذاب میں مبتلا کئے جائینگے - اور اللہ تعالےٰ اپنے اسلام کی حفاظت کے لئے کسی اور قوم کو کھڑا کر دیگا - جو لوگ اسلام کی حمایت نہیں کرینگے ، اللہ تعالےٰ کا کچھ نہیں بگاڑ سکتے - اللّٰهم لا تجعلنا منهم

پانچویں دفعہ

اگر اللہ تعالےٰ کی مدد مسلمانوں کے شامل حال ہو جائے تو پھر انہیں کوئی مغلوب نہیں کر سکتا

اعلان شاہنشاہی

(اِنْ يَّنْصُرْكُمُ اللّٰهُ فَلَا غَالِبَ لَكُمْ ۚ وَاِنْ يَّخْذُلْكُمْ فَمَنْ ذَا الَّذِيْ يَنْصُرُكُمْ مِّنْ بَعْدِهٖ ۗ وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ۝)

سورہ آل عمران رکوع ۱۷ پارہ ۴

ترجمہ - اگر اللہ تمہاری مدد کرے گا - تو تم پر کوئی غالب نہ ہو سکے گا - اور اگر اُس نے مدد چھوڑ دی - تو پھر ایسا کون ہے - جو اس کے بعد تمہاری مدد کر سکے - اور مسلمانوں کو اللہ ہی پر بھروسہ کرنا چاہئے -

اللہ تعالےٰ کو راضی کرنے کا طریقہ

ہر مسلمان کے لئے بالعموم اور مجاہدین اسلام کے لئے بالخصوص اللہ تعالےٰ کو راضی کرنے کا طریقہ ضرور معلوم ہونا چاہئے - تاکہ اس کے ذریعہ سے اللہ تعالےٰ سے مدد لی جائے - اور وہ پنجوقتہ نماز کا التزام ہے -

حدیث شریف کی شہادت

عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ زَمَنَ الشِّتَاءِ وَالْوَرَقُ يَتَهَافَتُ فَاَخَذَ بِغُصْنَيْنِ مِنْ شَجَرَةٍ قَالَ فَجَعَلَ ذٰلِكَ الْوَرَقُ يَتَهَافَتُ قَالَ فَقَالَ يَا اَبَا ذَرٍّ قُلْتُ لَبَّيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اِنَّ الْعَبْدَ الْمُسْلِمَ لَيُصَلِّي الصَّلٰوةَ يُرِيْدُ بِهَا وَجْهَ اللّٰهِ فَتَهَافَتُ عَنْهُ ذُنُوْبُهٗ كَمَا تَهَافَتُ هٰذَا الْوَرَقُ عَنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ

رواہ احمد -

ترجمہ - ابی ذر رض سے روایت ہے کہ بیشک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (ایک دن) جاڑوں کے موسم میں نکلے - جبکہ درختوں کے پتے گر رہے تھے - پھر آپ نے ایک درخت کی دو ٹہنیاں پکڑیں - اور ان شاخوں سے پتے گرنے لگے - ابو ذر رض نے کہا - پھر آپ نے فرمایا - اے ابو ذر - میں نے عرض کی - میں حاضر ہوں - یا رسول اللہ ص آپ نے فرمایا - جب بندہ مسلمان خالص اللہ کے لئے نماز پڑھتا ہے تو اس کے گناہ اس طرح گر جاتے ہیں جس طرح کہ یہ پتے درخت سے جھڑتے ہیں -

اللہ تعالےٰ کی رضا حاصل کرنے کا بہترین

ذریعہ پنجوقتہ نماز کا ادا کرنا ہے - یہ حدیث شریف اسی لئے ذکر کی گئی ہے - کہ پانچویں دفعہ میں مسلمانوں کو اللہ تعالےٰ کی مدد کے حاصل ہونے کا ذکر کیا گیا ہے - یہ یاد رہے اللہ تعالےٰ کی مدد اس فوج کو حاصل ہوگی - جس سے اللہ تعالےٰ راضی ہوگا - اور رضاء الٰہی حاصل کرنے کے لئے ہر مسلمان کے لئے روزانہ پنجوقتہ نماز کی پابندی لازمی ہے - یہاں تک کہ میدان جنگ میں مسلمان فوجیں دشمن کے مقابلہ میں ڈیرے ڈالے ہوئے ہیں - اس وقت بھی نماز کا وقت آ جائے تو بھی نماز پڑھنی پڑے گی -

میدان جنگ میں نماز پڑھنے کا طریقہ

وَاِذَا كُنْتَ فِيْهِمْ فَاَقَمْتَ لَهُمُ الصَّلٰوةَ فَلْتَقُمْ طَآئِفَةٌ مِّنْهُمْ مَّعَكَ وَلْيَاْخُذُوْٓا اَسْلِحَتَهُمْ ۚ فَاِذَا سَجَدُوْا فَلْيَكُوْنُوْا مِنْ وَّرَآئِكُمْ ۠ وَلْتَاْتِ طَآئِفَةٌ اُخْرٰى لَمْ يُصَلُّوْا فَلْيُصَلُّوْا مَعَكَ وَلْيَاْخُذُوْا حِذْرَهُمْ وَاَسْلِحَتَهُمْ ۚ وَدَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوْ تَغْفُلُوْنَ عَنْ اَسْلِحَتِكُمْ وَاَمْتِعَتِكُمْ فَيَمِيْلُوْنَ عَلَيْكُمْ مَّيْلَةً وَّاحِدَةً ۭ

وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ إِنْ كَانَ بِكُمْ أَذًى مِّنْ مَّطَرٍ أَوْ كُنْتُمْ مَّرْضَىٰ أَنْ تَضَعُوا أَسْلِحَتَكُمْ ۖ وَخُذُوا حِذْرَكُمْ ۗ إِنَّ اللَّهَ أَعَدَّ لِلْكَافِرِينَ عَذَابًا مُّهِينًا ۝) سورہ النسآء رکوع ۱۵ پارہ ۵

ترجمہ - اے نبی جب تُو مسلمانوں میں موجود ہو - اور انہیں نماز پڑھانے کے لئے کھڑا ہو - تو چاہیئے ان میں سے ایک جماعت تیرے ساتھ کھڑی ہو - اور اپنے ہتھیار ساتھ لے لیں پھر جب یہ سجدہ کریں - تو تیرے پیچھے سے ہٹ جائیں - اور دُوسری جماعت آ جائے جس نے نماز نہیں پڑھی - وہ تیرے ساتھ نماز پڑھے - اور وہ اپنے بچاؤ اور ہتھیار ساتھ رکھیں - کافر چاہتے ہیں - کہ کسی طرح تم اپنے ہتھیاروں اور اسباب سے بے خبر ہو جاؤ - تاکہ تم پر یکبارگی ٹوٹ پڑیں - اور اگر تم بارش کی وجہ سے تکلیف محسوس کرو - یا ہتھیار رکھ دینے میں کوئی مضائقہ نہیں - اور (تب بھی) اپنا بچاؤ ساتھ رکھو - بیشک اللہ نے کافروں کے لئے ذلت کا عذاب تیار کر رکھا ہے -

نماز پڑھنے اور باجماعت پڑھنے کی اہمیت

اے مسلمان مردو اور عورتو - آپ نے نماز کی اہمیت اور اس کے لازمی ہونے کا اسلام میں ملاحظہ کیا - کہ میدانِ جنگ میں اسلامی فوج دشمن کے سامنے آ کر کھڑی ہوتی ہے اور بارش بھی ہو رہی ہے پھر بھی مسلمان کو نہ نماز معاف ہو سکتی ہے - اور نہ جماعت کے ترک کرنے کی اجازت ہے - اس وقت میدان جنگ کی فوج کا کمانڈر فوج کے دو حصّے کر دے گا - ایک حصّہ کو امام کے پیچھے نماز پڑھنے کا حکم دے گا - اگر فوج اپنے مرکز سے سفر کی مسافت سے دُور لڑ رہی ہے - اور اس مقام پر فقط دو رکعت ہی فرض ہیں - تو ایک رکعت (یعنی آدھی نماز) فوج کا پہلا حصّہ پڑھ کر امام صاحب کے پیچھے سے ہٹ کر آ جائیگا - اور امام صاحب کھڑے رہینگے - تا آنکہ فوج کا یہ پہلا حصّہ دشمن کے مقابلہ میں جا کھڑا ہو - اور دوسرا حصّہ امام صاحب کے پیچھے آ کر کھڑا ہو جائیگا اور ایک رکعت (یعنی آدھی نماز) امام صاحب کے ساتھ پڑھے گا - (اس کے بعد دو صورتیں ہیں) ایک یہ ہے کہ یہ فوج کا حصّہ پھر دشمن کے مقابلہ میں جا کر کھڑا ہو جائیگا - اور پہلا حصّہ آ کر دوسری رکعت ادا کرے گا - پھر یہ پہلا حصّہ فوج کا دشمن کے مقابلہ میں جا کر کھڑا ہو گا - اور دوسرا حصّہ فوج کا آ کر اپنی آدھی نماز (یعنی دوسری رکعت) پڑھے گا - اور یہ صورت بھی جائز ہے - کہ فوج کا دوسرا حصہ اپنی ایک رکعت امام کے ساتھ پڑھ کر اسی وقت دوسری رکعت بھی پڑھ کر ہی جائے - بہرحال میدان جنگ میں جب اسلامی فوج دشمن کے مقابلہ میں کھڑی ہو - تب بھی نہ نماز چھوڑی جا سکتی ہے - اور نہ جماعت ترک کی جا سکتی ہے - ہاں اگر ایسی گھمسان کی لڑائی ہو رہی ہے کہ فوج کے دو حصّے کر کے آدھی کو نماز پڑھنے کی مہلت نہیں دی جا سکتی ہے بلکہ ساری فوج دشمن کے مقابلہ میں لڑاتے رہنے کی ضرورت ہے تو پھر جہاد مقدم ہو گا - اور میدانِ جنگ سے فارغ ہونے تک نماز موخر کی جائے گی -

چھٹی دفعہ

" اللہ تعالےٰ کی مصلحت کا تقاضا ہے کہ دُنیا میں نیکوں کے مُبارک ہاتھوں سے بدوں کے حملوں کی مدافعت کرائی جائے - تاکہ نیکی دُنیا میں موجود اور محفوظ رہے - بدی کو نیچا دکھانے کے لئے نیکوں کا میدان میں آنے کا نام ہی جہاد فی سبیل اللہ ہے -

(أُذِنَ لِلَّذِينَ يُقَاتَلُونَ بِأَنَّهُمْ ظُلِمُوا ۚ وَإِنَّ اللَّهَ عَلَىٰ نَصْرِهِمْ لَقَدِيرٌ ۝ الَّذِينَ أُخْرِجُوا مِنْ دِيَارِهِمْ بِغَيْرِ حَقٍّ إِلَّا أَنْ يَقُولُوا رَبُّنَا اللَّهُ ۗ وَلَوْلَا دَفْعُ اللَّهِ النَّاسَ بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ لَّهُدِّمَتْ صَوَامِعُ وَبِيَعٌ وَصَلَوَاتٌ وَمَسَاجِدُ يُذْكَرُ فِيهَا اسْمُ اللَّهِ كَثِيرًا ۗ وَلَيَنْصُرَنَّ اللَّهُ مَنْ يَنْصُرُهُ ۗ إِنَّ اللَّهَ لَقَوِيٌّ عَزِيزٌ ۝) سورہ الحج رکوع ۶ پارہ ۱۷

ترجمہ - جن سے کافر لڑتے ہیں - اُنہیں بھی لڑنے کی اجازت دی گئی ہے - اس لئے کہ ان پر ظلم کیا گیا - اور بیشک اللہ ان کی مدد کرنے پر قادر ہے - وہ لوگ جنہیں ناحق ان کے گھروں سے نکال دیا گیا ہے صرف اس کہنے پر کہ ہمارا رب اللہ ہے - اور اگر اللہ لوگوں کو ایک کو دوسرے سے نہ ہٹاتا تو تکئے اور مدرسے اور عبادت خانے اور مسجدیں ڈھا دی جاتیں - جن میں اللہ کا نام کثرت سے لیا جاتا ہے - اور اللہ ضرور ان کی مدد کرے گا - جو اللہ (کے دین) کی مدد کرے گا - بیشک اللہ زبردست غالب ہے -

شیخ الاسلام کا حاشیہ

حضرت مولانا شبیر احمد صاحب عثمانی رح اس آیت پر تحریر فرماتے ہیں - " یعنی اپنی قلت اور بے سروسامانی سے نہ گھبرائیں اللہ تعالےٰ مُٹھی بھر فاقہ مستوں کو دُنیا کی فوجوں اور سلطنتوں پر غالب کر سکتا ہے - فی الحقیقت یہ ایک شاہنشاہانہ طرز میں مسلمانوں کی نصرت و امداد کا وعدہ تھا - جیسے دُنیا میں بادشاہ اور بڑے لوگ وعدہ کے موقعہ پر اپنی شان و وقار و استغنا دکھلانے کے لئے کہدیا کرتے ہیں - کہ ہاں تمہارا فلاں کام ہم کر سکتے ہیں - شاید یہ عنوان اس لئے اختیار کیا جاتا ہے کہ مخاطب سمجھ لے کہ ہم ایسا کرنے میں کسی سے مجبور نہیں ہیں - جو کچھ کرینگے - اپنی قدرت و اختیار سے کریں گے -

(الا ان یقولوا ربنا اللہ) یعنی مسلمان مہاجرین جو اپنے گھروں سے نکالے گئے ہیں - ان کا کوئی جرم نہ تھا - نہ ان پر کسی کا کوئی دعوےٰ تھا - بجز اس کے کہ وہ اکیلے ایک خُدا کو اپنا رب کیوں کہتے ہیں - اینٹ پتھروں کو کیوں نہیں پوجتے - گویا ان پر سب سے بڑا اور سنگین الزام اگر لگایا جا سکتا ہے تو یہ ہی کہ ہر طرف سے ٹوٹ کر ایک خدا کے کیوں ہو رہے -

(ولولا دفع اللہ الناس) یعنی اگر کسی وقت اور کسی حالت میں بھی ایک جماعت کو دوسری سے لڑنے بھڑنے کی اجازت نہ ہو - تو یہ اللہ تعالےٰ کے قانونِ فطرت کی سخت خلاف ورزی ہو گی - اس نے دُنیا کا نظام ہی ایسا رکھا ہے - کہ ہر چیز یا ہر شخص یا ہر جماعت دوسری چیز یا شخص یا جماعت کے مقابلہ میں اپنی ہستی برقرار رکھنے کے لئے جنگ کرتی ہے - اگر ایسا نہ ہوتا - اور نیکی کو اللہ تعالےٰ اپنی حمایت میں لے کر بدی کے مقابلہ میں کھڑا نہ کرتا - تو نیکی کا نشان زمین پر باقی نہ رہتا - بددین اور شریر لوگ جن کی ہر زمانہ میں کثرت رہی ہے - تمام مقدس مقامات اور یادگاریں ہمیشہ کے لئے صفحۂ ہستی سے مٹا دیتے - کوئی عبادتگاہ، تکیہ، خانقاہ، مسجد، مدرسہ محفوظ نہ رہ سکتا - بناءً علیہ ضروری ہُوا کہ بدی کی طاقتیں خواہ کتنی ہی مجتمع ہو جائیں - قدرت کی طرف سے ایک وقت آئے - جب نیکی کے مقدس ہاتھوں سے بدی کے حملوں کی

مدافعت کرائی جائے۔ اور حق تعالیٰ اپنے دین کی مدد کرنے والوں کی خود مدد فرماکر ان کو دشمنانِ حق و صداقت پر غالب کرے۔ بلاشبہ وہ ایسا قوی اور زبردست ہے۔ کہ اس کی اعانت و امداد کے بعد ضعیف سے ضعیف چیز بڑی بڑی طاقتور ہستیوں کو شکست دے سکتی ہے۔ بہرحال اس وقت مسلمانوں کو ظالم کافروں کے مقابلہ میں جہاد و قتال کی اجازت دینا اسی قانونِ قدرت کے ماتحت تھا۔ اور یہ وہ عام قانون ہے۔ جس کا انکار کوئی عقلمند نہیں کرسکتا۔ اگر مدافعت و حفاظت کا یہ قانون نہ ہوتا تو اپنے اپنے زمانہ میں نہ صومعے (گوٹھڑے) قائم رہتے۔ نہ نصاریٰ کے گرجے۔ نہ یہود کے عبادتخانے نہ مسلمانوں کی وہ مسجدیں جن میں اللہ کا ذکر بڑی کثرت سے ہوتا ہے۔ سب عبادتگاہیں گرا کر اور ڈھاکر برابر کر دی جاتیں۔ پس اس عام قانون کے ماتحت کوئی وجہ نہیں کہ مسلمانوں کو ایک وقت مناسب پر اپنے دشمنوں سے لڑنے کی اجازت نہ دی جائے"۔

دربارِ رسالتؐ کے جہاد سے متعلقہ احکام

برادرانِ اسلام۔ اس سے گزشتہ اوراق میں آپ اس نتیجہ پر پہنچ چکے ہونگے۔ کہ جہاد کے سوا دُنیا میں اسلام زندہ نہیں رہ سکتا۔ جس کا اصلی دستور العمل قرآن مجید ہے۔ اور جس کا عملی نمونہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس ہے۔ اور سابقہ اوراق میں اکثر قرآن مجید ہی کے حوالوں سے تفصیلی احکام پیش کئے گئے ہیں۔ اب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث میں جہاد کے موضوع پر جو ارشادات ہیں ان میں سے جو چیزیں آج کے خطبہ کے لئے موزوں ہیں۔ وہ آپ کے پیش کرنا چاہتا ہوں۔

پہلا
جہاد کی فضیلت

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ رَّضِیَ بِاللّٰہِ رَبًّا وَّ بِالْاِسْلَامِ دِیْنًا وَّ بِمُحَمَّدٍ رَّسُوْلًا وَّجَبَتْ لَہُ الْجَنَّۃُ فَعَجِبَ لَہَا اَبُوْ سَعِیْدٍ فَقَالَ اَعِدْھَا عَلَیَّ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ فَاَعَادَھَا عَلَیْہِ ثُمَّ قَالَ وَ اُخْرٰی یَرْفَعُ اللّٰہُ بِھَا الْعَبْدَ مِاَئَۃَ دَرَجَۃٍ فِی الْجَنَّۃِ مَابَیْنَ کُلِّ دَرَجَتَیْنِ کَمَا بَیْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ قَالَ وَمَاھِیَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ اَلْجِہَادُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ اَلْجِہَادُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ اَلْجِہَادُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ۔ رواہ مسلم

ترجمہ۔ ابی سعیدؓ سے روایت ہے۔ بیشک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو شخص اللہ سے رب ہونے کے لحاظ سے راضی ہوگیا۔ اور اسلام سے دین ہونے کے لحاظ سے (راضی ہوگیا) اور محمد (صلی اللہ علیہ وسلّم) سے رسول ہونے کے لحاظ سے (راضی ہوگیا) اس کے لئے بہشت لازم ہوچکی (یعنی وہ شخص بہشت میں ضرور جائیگا) اس پر ابوؓسعید کو تعجب ہُوا۔ پھر اس نے عرض کی۔ یا رسول اللہ ان باتوں کو پھر فرمائیے۔ پھر آپؐ نے اس پر یہی (تین باتیں) دُھرا دیں۔ پھر آپؐ نے فرمایا۔ ایک دوسری بات بھی ہے جس کے سبب سے اللہ (تعالیٰ) بندے کے سو درجے بہشت میں بلند کر دے گا۔ ہر دو درجوں کے درمیان اتنا فاصلہ ہوگا۔ جتنا کہ آسمان اور زمین کے درمیان ہے۔ ابوسعید نے عرض کی یا رسول اللہ۔ وہ کیا چیز ہے۔ آپ نے فرمایا۔ وہ اللہ کی راہ میں جہاد کرنا ہے۔ اللہ کی راہ میں جہاد کرنا ہے۔ اللہ کی راہ میں جہاد کرنا ہے۔

میرے خیال میں

اعمال صالحہ میں سے جو فضیلت جہاد کی آپ سُن رہے ہیں۔ یہ فضیلت اور کسی نیک کام کے حصّہ میں نہیں آئی اور اسی اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنے ہی سے تو اسلام آج تک زندہ ہے۔ اگر خدانخواستہ بفرضِ محال اگر مسلمانوں میں جہاد فی سبیل اللہ کا جذبہ باقی نہ رہتا تو اس کے سوا پھر اور کوئی اور نیک عمل ایسا نہیں تھا جس پر عمل کرنے سے کفار ہر دور میں شکست کھاتے۔ اور اسلام اپنی آن اور شان سے زندہ رہتا۔ الحمدللہ ثم الحمدللہ اسی جہاد ہی کے عقیدہ سے دُنیا کے کئی ممالک پر مسلمانوں کی حکومتیں قائم ہیں۔

خُدا کی قدرت جہاد کے نام ہی سے

کُفّار کے اعضاء پر لرزہ پیدا ہو جاتا ہے۔ اور ان کے دلوں پر دھڑکن پیدا ہوجاتی ہے

تازہ شہادت

گزشتہ کشمیر کی جنگ جو پاکستان اور بھارت میں کشمیر کی سرحد پر ہوئی ہے۔ اس جنگ میں فوج میں شریک ہونے والے احباب ذکر کرتے ہیں۔ کہ ایک پٹھان ... کی ڈوگرہ فوج میں جا گھستا ... کی فوج میں شور مچ جاتا ہے ... غازی آگیا۔ ڈوگرہ فوج کا سپاہی باوجود بندوق ہاتھ میں ہونے کے غازی پٹھان پر گولی نہیں چلاسکتا۔ اور پٹھان غازی چار چار پانچ پانچ رائفلیں ڈوگروں سے چھین کر صحیح و سلامت واپس آجاتا ہے۔

اے مسلمان

تُو مُلک گیری کی نیّت سے نہیں۔ خدا تعالیٰ کے اسلام (جس کا عَلم قرآن مجید ہے۔ اور جس کی عملی شرح حدیث رسولؐ ہے) کا سربلند کرنے کے لئے میدان میں آ۔ سوائے اس کے تیرے دل میں اور کوئی جذبہ نہ ہو۔ پھر دیکھ۔ اللہ تعالیٰ کے وعدے کس طرح سچّے ہوتے ہیں۔ پھر اللہ تعالیٰ کی غیبی مدد جو صحابہ کرامؓ کے لئے آیا کرتی تھی۔ وہ تیرے لئے آتی ہے یا نہیں۔ میرا ایمان ہے۔ اور خُدا تعالیٰ کا فرمان ہے۔ کہ یقیناً وہ مدد آئیگی۔ اس کا اعلان واجب الاذعان (ان تنصروا اللہ ینصرکم۔ ترجمہ۔ اگر تم اللہ (تعالیٰ) کے دین کی مدد کروگے تو اللہ (تعالیٰ) تمہاری مدد کریگا) قیامت تک کے لئے ہے۔

اور اے موجودہ دور کے مسلمان

اگر تُو نماز نہ پڑھے۔ روزہ نہ رکھے۔ اور شراب پئے۔ اور ڈانس کھیلے۔ اور روزانہ سنیما کے شو دیکھے۔ پھر اگر تیرا نام محمد دین ہو۔ یا الہ دین ہو یا اللہ دتّا ہو یا عبداللہ جان ہو یا عبداللہ خان ہو۔ اللہ تعالیٰ تم سے ناراض ہوگا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم تم سے ناراض ہونگے۔ روزانہ کے ڈائری نویس (کراماً کاتبین) فرشتے تم سے ناراض ہونگے۔ اللہ تعالیٰ کی ان نافرمانیوں کے ہوتے ہوئے تم خیال کرسکتے ہو۔ کہ اللہ تعالیٰ کی مدد تمہارے شاملِ حال ہوسکتی ہے؟ وما علینا الا البلاغ

دُوسرا
ہر مسلمان کے لئے کم ازکم دل میں جہاد کا جذبہ رکھنا ضروری ہے

کہ اگر میری ضرورت ہوئی تو مَیں بھی میدانِ جہاد میں جاؤں گا۔ ورنہ اُس شخص کی موت خالص مومن کی سی موت نہیں ہوگی۔ بلکہ ایسے شخص کے اندر ایک طرح کا نفاق پایا جائیگا۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ مَّاتَ وَلَمْ یَغْزُ وَلَمْ یُحَدِّثْ بِهٖ نَفْسَهٗ مَاتَ عَلٰی شُعْبَةٍ مِّنْ نِّفَاقٍ رواہ مسلم

ترجمہ - ابی ہریرہ سے روایت ہے - کہا - رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا - جو شخص مرا - ایسے حال میں کہ نہ تو (اللہ تعالےٰ کی راہ میں) جہاد کیا - اور اپنے دل میں اس کا ارادہ بھی نہ رکھا تو وہ نفاق کے ایک شعبے (یعنی ایک حصے) پر مرے گا - (یعنی اس کا ایمان کامل نہیں ہوگا -

حاصل

یہ نکلا کہ ہر مسلمان کے دل میں جہاد فی سبیل اللہ کا جذبہ موجود رہنا چاہیئے - ورنہ ایمان کامل نہیں رہے گا - اور جہاد فی سبیل اللہ کا مطلب یہ ہے - کہ اللہ تعالےٰ کے دین کی حفاظت کے لئے میدان جنگ میں جاؤں گا - اس کے علاوہ نہ ملک کی خدمت کا جذبہ ہی اللہ تعالےٰ کی بارگاہ میں منظور ہے - اے مسلمان

یہ یاد رکھ

دُنیا کی دوسری قومیں قومیت اور وطنیت کے جذبہ کے ماتحت لڑتی ہیں اور مسلمان کو فقط رضا الٰہی حاصل کرنے اور اس کے دین کو زندہ کرنے کے ماتحت لڑنا چاہیئے ورنہ یاد رکھ - اگر تو قومیت یا وطنیت کے جذبہ کے ماتحت لڑتے لڑتے مارا بھی جائیگا تو بھی اللہ تعالےٰ کے دربار میں تیری کوئی عزت نہ ہوگی - اے مسلمان - میرے اعلان کی شہادت رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سے سُن -

عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ الرَّجُلُ یُقَاتِلُ لِلْمَغْنَمِ وَالرَّجُلُ یُقَاتِلُ لِلذِّکْرِ وَالرَّجُلُ یُقَاتِلُ لِیُرٰی مَکَانُهٗ فَمَنْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ قَالَ مَنْ قَاتَلَ لِتَکُوْنَ کَلِمَةُ اللّٰهِ هِیَ الْعُلْیَا فَهُوَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ -

ترجمہ - ابی موسیٰ سے روایت ہے - کہا - ایک شخص نبی صلّی اللہ علیہ وسلم کے ہاں آیا - پھر اس شخص نے عرض کی - کہ ایک شخص مال غنیمت حاصل کرنے کی نیت سے (مسلمانوں کے میدان جنگ میں شامل ہو کر) لڑتا ہے - اور ایک شخص شہرت حاصل کرنے کے لئے لڑتا ہے - اور ایک شخص لڑتا ہے - تاکہ اس کی بہادری کا کمال دیکھا جائے - پھر (ان میں سے) کون فی سبیل اللہ ہوگا - آپ نے فرمایا - جو شخص اس نیت سے لڑے کہ اللہ (تعالیٰ) کا کلمہ بلند ہو - (یعنی اس کے دین کو بلندی حاصل ہو کہ دین الٰہی زندہ اور تابندہ رہے) وہ فی سبیل اللہ ہوگا -

مجھے یقین ہے

کہ آپ حضور انورؐ کے اس اعلان سے سمجھ گئے ہونگے - کہ قومیت یا وطنیت کے ماتحت لڑنے کی اسلام میں کوئی قیمت نہیں ہے

مسلمان قیامت تک جہاد کرتے رہینگے

عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَیْنٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِّنْ اُمَّتِیْ یُقَاتِلُوْنَ عَلَی الْحَقِّ ظَاهِرِیْنَ عَلٰی مَنْ نَّاوَاهُمْ حَتّٰی یُقَاتِلَ اٰخِرُهُمُ الْمَسِیْحَ الدَّجَّالَ رواہ ابو داؤد -

ترجمہ - عمران بن حصین سے روایت ہے - کہا - رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا - میری اُمت میں سے ایک طائفہ (گروہ) حق (یعنی سچے دین کی حمایت) پر لڑتا رہے گا - ایسے حال میں کہ وہ لوگ اپنے دشمنوں پر غالب آنے والے ہونگے - یہاں تک کہ ایسے لوگوں میں سے آخری جتھا مسیح دجال سے لڑیگا

حاصل

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد کا حاصل یہی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمت اسلام کی حفاظت کے لئے قیامت تک جہاد کرتی رہے گی -

جہاد کی ترغیب اور ایک عجیب واقعہ

عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَبْوَابَ الْجَنَّةِ تَحْتَ ظِلَالِ السُّیُوْفِ فَقَامَ رَجُلٌ رَّثُّ الْهَیْئَةِ فَقَالَ یَا اَبَا مُوْسٰی اَنْتَ سَمِعْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ هٰذَا قَالَ نَعَمْ فَرَجَعَ اِلٰی اَصْحَابِهٖ فَقَالَ اَقْرَاُ عَلَیْکُمُ السَّلَامَ ثُمَّ کَسَرَ جَفْنَ سَیْفِهٖ فَاَلْقَاهُ ثُمَّ مَشٰی بِسَیْفِهٖ اِلَی الْعَدُوِّ فَضَرَبَ بِهٖ حَتّٰی قُتِلَ رواہ مسلم

ترجمہ - ابی موسیٰ سے روایت ہے - کہا - رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا - بیشک بہشت کے دروازے تلواروں کے سایوں کے نیچے ہیں - پھر ایک خستہ حال شخص کھڑا ہوا - پھر اس نے کہا - اے ابا موسیٰ تو نے یہ بات خود رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے ہوئے سُنی ہے - ابا موسیٰ نے کہا - ہاں - پھر وہ شخص اپنے دوستوں کے ہاں لوٹ کر آیا - پھر کہا - میں تمہیں سلام کرتا ہوں - پھر اپنی تلوار کے نیام کو توڑ کر پھینک دیا - پھر تلوار لے کر دشمن کی طرف روانہ ہوا - اس سے لڑا - یہاں تک کہ شہید ہوگیا -

جنگ اُحد کے شہیدوں کا پیغام مجاہدین کے نام

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِاَصْحَابِهٖ اِنَّهٗ لَمَّا اُصِیْبَ اِخْوَانُکُمْ یَوْمَ اُحُدٍ جَعَلَ اللّٰهُ اَرْوَاحَهُمْ فِیْ جَوْفِ طَیْرٍ خُضْرٍ تَرِدُ اَنْهَارَ الْجَنَّةِ تَاْکُلُ مِنْ ثِمَارِهَا وَتَاْوِیْ اِلٰی قَنَادِیْلَ مِنْ ذَهَبٍ مُّعَلَّقَةٍ فِیْ ظِلِّ الْعَرْشِ فَلَمَّا وَجَدُوْا طِیْبَ مَاْکَلِهِمْ وَمَشْرَبِهِمْ وَمَقِیْلِهِمْ قَالُوْا مَنْ یُّبَلِّغُ اِخْوَانَنَا عَنَّا اَنَّا اَحْیَاءٌ فِی الْجَنَّةِ لِئَلَّا یَزْهَدُوْا فِی الْجَنَّةِ وَلَا یَنْکُلُوْا عِنْدَ الْحَرْبِ فَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی اَنَا اُبَلِّغُهُمْ عَنْکُمْ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰی وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِیْنَ قُتِلُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتًا بَلْ اَحْیَاءٌ اِلٰی اٰخِرِ الْاٰیَاتِ رواہ ابو داؤد

ترجمہ - ابن عباسؓ سے روایت ہے - تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب سے فرمایا - جب تمہارے بھائی اُحد کے دن شہید کئے گئے - تو اللہ (تعالےٰ) نے ان کی رُوحوں کو سبز پرندوں کے جسم میں داخل کردیا - وہ پرندے بہشت کی نہروں پر آتے ہیں - بہشت کے میووں کو کھاتے ہیں - اور سونے کے ان قندیلوں میں آرام حاصل کرتے ہیں - جو اللہ (تعالےٰ) کے عرش کے نیچے معلق ہیں - ان شہیدوں نے جب اپنے کھانے پینے اور آرام کرنے کی مسرتوں کو حاصل کیا - تو کہا - کون ہے - جو ہمارے بھائیوں کو ہماری طرف سے یہ پیغام پہنچائے - کہ ہم بہشت میں زندہ ہیں - تاکہ وہ بہشت کو حاصل کرنے میں بے پروائی سے کام نہ لیں - اور لڑائی کے موقعہ پر سُستی سے کام نہ کریں - پھر اللہ تعالےٰ نے فرمایا - کہ میں تمہارا پیغام تمہارے بھائیوں تک پہنچا دونگا - پھر اللہ تعالےٰ نے یہ آیت نازل فرمائی - ولا تحسبن الذین قتلوا فی سبیل اللہ امواتا بل احیاء عند ربھم یرزقون

فتوحات کے بعد جنگی ہتھیاروں کی مشق جاری رہنی چاہیئے

عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْاَکْوَعِ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَلٰی قَوْمٍ مِّنْ اَسْلَمَ یَتَنَاضَلُوْنَ بِالسُّوْقِ فَقَالَ اِرْمُوْا بَنِیْ اِسْمٰعِیْلَ فَاِنَّ اَبَاکُمْ کَانَ رَامِیًا

وَاَنَا مَعَ بَنِیْ فُلَانٍ لِاَحَدِ الْفَرِیْقَیْنِ فَاَمْسَکُوْا بِاَیْدِیْهِمْ فَقَالَ مَا لَکُمْ قَالُوْا وَکَیْفَ نَرْمِیْ وَاَنْتَ مَعَ بَنِیْ فُلَانٍ قَالَ اِرْمُوْا وَاَنَا مَعَکُمْ کُلِّکُمْ رواہ البخاری۔

ترجمہ۔ سلمۃؓ بن اکوع سے روایت ہے۔ کہا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قبیلہ بنی اسلم میں تشریف لے گئے۔ جب کہ وہ لوگ بازار میں تیر اندازی کی مشق کر رہے تھے۔ آپؐ نے ان کو مخاطب کر کے فرمایا۔ اے اسمٰعیل علیہ السلام کے بیٹو۔ تیر اندازی کرو۔ تمہارے باپ تیر انداز تھے۔ اور میں فلاں فریق کے ساتھ ہوں (یعنی ایک فریق کا نام لے کر فرمایا) پھر دوسرے فریق نے تیر اندازی چھوڑ دی۔ (یعنی تیر پھینکنے سے ہاتھ روک لیا) آپ نے پوچھا۔ تمہیں کیا ہو گیا۔ اُنہوں نے عرض کی۔ ہم اس حالت میں کیونکر تیر اندازی کر سکتے ہیں۔ جبکہ آپ اس فریق کے ساتھ ہیں۔ آپ نے فرمایا۔ تم تیر اندازی کرو۔ میں تم سب کے ساتھ ہوں۔

دُعا

اللہ تعالےٰ مسلمانوں کے دلوں میں اس جذبۂ جہاد کو قائم رکھے۔ تاکہ ہمیشہ ضرورت کے وقت اسلام کا بول بالا کر سکیں۔ اور کفر کو نیچا دکھا سکیں۔ وما علینا الا البلاغ۔

مجلسِ ذکر منعقدہ جمعرات ۱۳ر جمادی الاخریٰ ۱۳۷۸ھ مطابق ۲۵ر دسمبر ۱۹۵۸ء

آج کے ذکر کے بعد مخدومنا و مرشدنا حضرت مولانا احمد علی صاحب مدظلہ العالی نے مندرجہ ذیل تقریر فرمائی۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَکَفٰی وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی۔ اَمَّا بَعْد

عرض یہ ہے کہ عام طور پر کہا جاتا ہے۔ اور میں بھی اکثر کہا کرتا ہوں کہ :

سب کچھ بننا ہے آسان اور سب سے مشکل بننا ہے انسان

انسانیت کا سانچہ یہی ہے۔ انسانیت اگر آئیگی تو اسی میں آئیگی۔ گائے، بھینس اور بکری کے سانچہ میں انسانیت نہیں آئیگی۔ انسان کو انسان اللہ والے بناتے ہیں۔ بشرطیکہ ان کی صحبت میں عقیدت۔ ادب اور اطاعت سے مدت مدیدہ تک رہے۔ اللہ تعالےٰ مجھے اور آپ کو صحیح معنوں میں انسان بنا کر اس دُنیا سے اُٹھائے۔ آمین یا الٰہ العالمین۔

اُوْصِیْ نَفْسِیْ اَوَّلًا وَّاِیَّاکُمْ بَعْدَہٗ (ترجمہ۔ میں پہلے اپنے آپ سے اور اس کے بعد آپ سے کہتا ہوں۔ کہ) انسان بننے کے لئے پہلے انسانیت کے پروگرام کو سمجھنے اور پھر اس کے مطابق عمل کرنے کی ضرورت ہے۔ انسانیت کا پروگرام ہے قرآن۔ دو آیتوں میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک زندگی کے پروگرام کا اعلان اس طرح فرمایا گیا ہے۔ قُلْ اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۝ لَا شَرِیْکَ لَہٗ ج وَبِذٰلِکَ اُمِرْتُ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِیْنَ ۝

سورہ الانعام رکوع ۲۰ پارہ ۸

(ترجمہ۔ کہہ دو بیشک میری نماز اور میری قربانی اور میرا جینا اور میرا مرنا اللہ ہی کے لئے ہے۔ جو سارے جہان کا پالنے والا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور مجھے اسی کا حکم دیا گیا تھا۔ اور میں سب سے پہلے فرمانبردار ہوں)

آج میں انہی آیتوں کی روشنی میں کچھ عرض کرنا چاہتا ہوں۔ اللہ تعالےٰ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے فرما رہے ہیں۔ کہ آپ یہ اعلان فرما دیجئے کہ میری نماز۔ میری عبادت کے سب کام۔ بلکہ میری زندگی اور موت سب اللہ تعالےٰ کے لئے ہیں۔

انسان تب انسان بنتا ہے۔ جب اس پروگرام پر عمل کرے۔ یہ حضور انورؐ کی ذات اقدس کے متعلق اعلان ہو رہا ہے۔ اور آپ کو ہمارے لئے نمونہ بنا کر ہمیں آپ کے اتباع کا حکم دیا گیا ہے۔ لَقَدْ کَانَ لَکُمْ فِیْ رَسُوْلِ اللّٰہِ اُسْوَۃٌ حَسَنَۃٌ لِّمَنْ کَانَ یَرْجُوا اللّٰہَ وَالْیَوْمَ الْاٰخِرَ وَذَکَرَ اللّٰہَ کَثِیْرًا ۝ سورہ الاحزاب رکوع ۳ پ ۲۱

ترجمہ۔ البتہ تمہارے لئے رسول اللہؐ میں اچھا نمونہ ہے۔ جو اللہ اور قیامت کی اُمید رکھتا ہے۔ اور اللہ کو بہت یاد کرتا ہے۔

حضورؐ کے متعلق اعلان ہے۔ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِیْنَ۔ جب سب سے پہلے مسلمان کی مبارک زندگی کا یہ پروگرام ہے تو اس کے یہ معنی ہُوئے کہ ہر مسلمان کی زندگی کا یہی پروگرام ہونا چاہیئے۔

اس پروگرام کے مطابق انسان کو اپنے وجود کے اندر اپنے ارادے سے تصرف کرنے کا حق نہیں رہتا۔ بلکہ اس کا ہر عمل حیات اللہ تعالےٰ کی رضا کے ماتحت ہو جانا چاہیئے اللہ تعالےٰ کا ارادہ ہمارا حال بن جائے۔ اسی کا ارادہ ہمارے وجود کے لئے محرک بن جائے۔ وہی ہمیں کھلائے پلائے اور وُہی ہمیں اُٹھائے بٹھائے۔ اس آئینہ میں مُنّہ دیکھئے۔ کتنے ہیں۔ جن کو یہ نعمت نصیب ہے۔ ایسے خوش قسمت بہت کم انسان ہونگے جن کا یہ حال ہو۔ تربیت کے بعد یہ نعمت نصیب ہوتی ہے۔ تربیت کے بغیر ان باتوں کی سمجھ بھی نہیں آتی۔ پہلے انسان کا اپنا ارادہ اس کے ہر کام میں کار فرما ہوتا ہے۔ جب اس کی تربیت ہو جاتی ہے۔ تو پھر اللہ تعالےٰ کے ارادہ سے ہر کام کرتا ہے۔ یہی ہے للہ رب العالمین۔

میں نے جو کچھ عرض کیا ہے۔ اس کو آپ میں سے اکثر پڑھے لکھے تو سمجھ گئے ہونگے۔ کئی ایسے بھی ہونگے۔ جو نہ سمجھ سکے ہوں۔ اس لئے اس کو ذرا وضاحت سے عرض کرنا چاہتا ہوں۔ اکثر مسلمانوں کی زبان سے آپ اس قسم کے الفاظ سُنیں گے۔ بڑی بھوک لگی ہے۔ بڑی نیند آئی ہے۔ دوکان پر جانا ہے۔ وقت ہو گیا ہے۔ تھک گئے ہیں۔ بیوی کہتی ہے عید آ رہی ہے۔ بچّوں کے لئے کپڑا لانا ہے۔ اللہ تعالےٰ کا نام

بھی کہیں آتا ہے۔ حالانکہ کھانا اس نیّت سے کھانا چاہیئے۔ کہ اللہ تعالےٰ کی عبادت کی توفیق ہو۔ سونا اس لئے چاہیئے۔ کہ دماغ کی تکان دُور ہو جائے۔ تاکہ دماغ تازہ ہونے کے بعد اللہ تعالےٰ کی یاد میں سُستی نہ ہونے پائے۔ بیوی بچوں کو عید کے موقعہ پر اس لئے کپڑے بنوا دیئے جائیں تاکہ ان کے حقوق ادا کرنے سے اللہ تعالےٰ راضی ہو جائے۔ اس نیت سے ہر کام کرنا انسان کے فرائضِ انسانیت میں سے ہے۔ جب تک انسان اس درجہ پر پہنچ نہ جائے وہ صحیح معنی میں انسان کہلانے کا مستحق نہیں ہے۔ اسی لئے کہا کرتا ہوں۔ انسان بننا سب سے مشکل ہے۔ پہلا درجہ یہ ہے کہ انسان اللہ تعالےٰ کے ارادہ سے ہر نقل و حرکت کرے۔ اور یہ حال بن جائے۔ گائے، بھینس اور دوسرے حیوان اپنے ارادہ سے نقل و حرکت کرتے ہیں کہیں گھاس نظر آیا تو اس طرف چل پڑے۔ پانی دیکھا تو اس طرف رُخ کر لیا۔ اگر انسان بھی اپنے ہی ارادہ سے نقل و حرکت کرتا ہے تو یہ بھی حیوان رہے گا۔ انسانیت یہ ہے کہ اللہ تعالےٰ کی مرضی کے بغیر کوئی نقل و حرکت نہ ہونے پائے۔ حتیٰ کہ موت بھی آئے تو اسی راستہ پر چلتے ہوئے آئے۔ جب تکمیل ہوگی تب انسان انسان بنے گا۔ یہ پہلا درجہ ہے۔ اور اس میں ہی سب فیل ہیں۔ شادی اور موت میں بھاجی ہوتی ہے۔ حجام آکر اطلاع دے جاتا ہے۔ کہ فلاں شخص مرگیا ہے۔ کسی کے ہاں شادی اور موت کے لئے ہم اس لئے جاتے ہیں کہ وہ بھی آئے تھے۔ اللہ تعالےٰ کا کہیں نام نہیں آتا۔ یہ حیوانیت کا درجہ ہے۔ حاجی شمس الدین مرحوم دہلی دروازہ کے باہر بھوسہ کی دوکان کرتے تھے۔ مَیں ان کے لئے دل سے دُعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالےٰ ان کو غریقِ رحمت فرمائے۔ آمین یا الٰہ العالمین۔ ایک جنازہ کے ساتھ ہم دونوں گئے۔ مَیں نے ان سے کہا۔ کہ حاجی صاحب! ان کے جنازہ کے ساتھ جانے اور نماز جنازہ پڑھنے کا میّت کو ثواب ملتا ہے۔ جو اللہ واسطے آتے ہیں۔ بھاجی کے طور پر جنازہ کے ساتھ جانا اور نمازِ جنازہ پڑھنا اللہ تعالےٰ کی بارگاہ میں نہ قبول ہوتے ہیں اور نہ ان کا میّت کو ثواب ملتا ہے۔ حاجی صاحب نے جواب دیا کہ سب بھاجی کے طور پر ہی آتے ہیں۔

حضرت مولانا عبدالعزیز صاحب رحؒ کا واقعہ عرض کرتا ہوں۔ وہ حضرت امروٹیؒ کے خلیفہ تھے۔ اور ملازم صحبت رہے تھے۔ ایک واقعہ حضرتؒ خیرپور میرس کے قریب ایک جگہ تشریف لے گئے۔ جماعت ساتھ تھی۔ خیرپور میرس میں ایک پُرانا قلعہ ہے۔ سب جماعت حضرتؒ سے اجازت لے کر قلعہ دیکھنے گئی۔ حضرت مولٰنا عبدالعزیزؒ نہیں گئے۔ جب حضرتؒ کو اس کا علم ہُوا تو آپؒ نے مولانا عبدالعزیز صاحبؒ سے پوچھا۔ عبدالعزیز! تم کیوں نہیں گئے؟ انہوں نے عرض کی کہ حضرت! نیت سمجھ میں نہیں آئی۔ لاہور میں جب پہلی مرتبہ بڑی نمائش لگی تو مَیں دیکھنے کے لئے نہیں گیا۔ کیونکہ اس وقت صحیح کوئی نیت سمجھ میں نہیں آئی تھی۔ دوسری مرتبہ اللہ تعالےٰ نے نیت سُجھا دی۔ تو مَیں دیکھنے چلا گیا۔ نیت یہ بنائی کہ اللہ تعالےٰ کی قدرت کے کرشمے دیکھنے چاہئیں۔

انسان تو اللہ والے بناتے ہیں۔ بشرطیکہ عقیدت۔ ادب اور اطاعت سے مدت مدیدہ تک ان کی صحبت میں رہے پھر انسان کی ہر نقل و حرکت اللہ تعالےٰ کے ارادہ سے ہوتی ہے۔ اور یہی حضورِ انورؐ کا اتباع ہے۔ کیونکہ آپؐ کی زندگی کا بھی یہی نصب العین ہے۔ سُننے سے یہ رنگ نہیں چڑھتا ہے۔ صحبت میں رنگ چڑھتا ہے۔ اللہ تعالےٰ کے ارادہ سے بے تکلف نقل و حرکت نہ کی جائے۔ بلکہ طبیعت ثانیہ بن جائے۔ پھر دل میں سرور پیدا ہوتا ہے۔ یہ دوسرا درجہ ہے۔ بعض مسلمان باجے اس لئے نہیں بجاتے کہ مولوی صاحب نے کہہ رکھا ہے کہ مَیں نکاح نہیں پڑھونگا۔ کسی برہمن کو بُلا لینا۔ یہ باجے بند کرنا بامرِ مجبوری ہے اور یہ غلط ہے۔ ہونا تو یہ چاہیئے کہ خوشی سے خلافِ شریعت رسوم کو ترک کرے۔ اور پھر اللہ تعالےٰ کا شکر ادا کرے۔ کہ اس نے اپنی مرضی کے مطابق قدم اُٹھانے کی توفیق عطا فرمائی۔ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ط وَاللّٰهُ ذُوالْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ○ (سورہ الحدید رکوع ۳ پارہ ۲۷)

ترجمہ۔ یہ اللہ کا فضل ہے۔ وُہ جسے چاہے دیتا ہے۔ اور اللہ بڑے فضل والا ہے۔ جب یہ رنگ پیدا ہو جائیگا۔ تب انسان بنیں گے۔ یہ پہلا درجہ ہے۔

اگر یہ درجہ حاصل نہیں تو پھر انسان نہیں بلکہ دو ٹانگوں والے حیوان ہوں گے۔ اس معنی میں آج کل سو میں سے ایک بھی انسان نہیں ہے۔ دو سو میں سے بھی ایک نہیں۔ تین سو میں بھی ایک نہیں چار سو میں سے ایک نہیں۔ شاید پانچ سو میں سے ایک ہو۔ یہ بھی غنیمت ہے۔

دو درجے عرض کر چکا ہوں۔ تیسرے جیز کا ذکر حضورِ انورؐ کے اس ارشاد میں آتا ہے۔ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ غَنَمٍ وَاَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيْدَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خِيَارُ عِبَادِ اللّٰهِ الَّذِيْنَ اِذَا رُاُوْا ذُكِرَ اللّٰهُ الحدیث (ترجمہ۔ عبدالرحمٰنؓ ابن غنم اور اسماءؓ بنت یزید سے روایت ہے۔ کہ نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ کے بہترین بندے وہ ہیں جن کو دیکھا جائے۔ تو اللہ تعالےٰ یاد آجائے۔)

یہ صاحب استقامت ہیں ان کی صحبت میں جو پہنچ گیا ان کو اللہ تعالےٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی حکم کی مخالفت کی مجال نہ ہوگی۔

اپنے گریبان میں مُنہ ڈال کر دیکھئے۔ کہ آپ تینوں میں سے کونسے درجہ میں ہیں۔ اگر دس کام اللہ تعالےٰ کی رضاء کے لئے کئے اور ایک کام اس کی مرضی کے خلاف کیا تو آپ فرمانبرداروں کی فہرست میں شمار کئے جائیںگے۔ جس طرح دودھ کا گھڑا بھرا ہُوا ہو۔ اگر اس میں ایک قطرہ پیشاب کا پڑ جائے تو سارا پلید ہو جاتا ہے۔

اللہ تعالےٰ مجھے اور آپ کو اس درجۂ کمال پر پہنچائے کہ نفس کبھی دھوکہ نہ دینے پائے۔ کہیں ٹھوکر نہ کھانے پائے۔ اس درجہ پر پہنچیں گے تو انسان بنیں گے۔ انسان کو انسانیت کے درجہ سے گرانے کے لئے اس کے دو بڑے دشمن تو نفس امارہ اور شیطان ہیں۔ ان کے علاوہ اس کے اور دشمن بھی ہیں۔ دو کا ذکر اس آیت میں ہے۔ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِنَّ مِنْ اَزْوَاجِكُمْ وَاَوْلَادِكُمْ عَدُوًّا لَّكُمْ فَاحْذَرُوْهُمْ الآیہ (سورہ التغابن رکوع ۲ پارہ ۲۸)

ترجمہ۔ (اے ایمان والو بے شک تمہاری بیویوں اور اولاد میں سے بعض تمہارے دشمن بھی ہیں۔ سو ان سے بچتے رہو۔)

جو کچھ مَیں نے عرض کیا ہے اللہ تعالےٰ مجھے اور آپ کو اس پر عمل کرنے اور ہمیں انسان بن کر دُنیا سے جانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین یا الٰہ العالمین

اعمالِ انسانی کا ریکارڈ

(از جناب ایم عبدالرحمٰن صاحب (لودھیانوی) بی اے۔ بی ٹی پرنسپل عثمانیہ کالج شیخوپورہ)

ہر انسان کے ساتھ دو فرشتے رہتے ہیں۔ ایک فرشتہ اُس کے نیک کام لکھتا ہے اور دوسرا بُرے کام لکھتا ہے۔ ان فرشتوں کو کراماً کاتبین کہتے ہیں۔

وَاِنَّ عَلَيْكُمْ لَحٰفِظِيْنَ ۝ كِرَامًا كَاتِبِيْنَ ۝ يَعْلَمُوْنَ مَا تَفْعَلُوْنَ ۝ پ ۳۰ ع ۷

ترجمہ۔ اور تم پر نگہبان مقرر ہیں۔ عزّت والے، عمل لکھنے والے۔ جانتے ہیں جو کچھ تم کرتے ہو۔

بہکنے اور دھوکہ کھانے کی اور کوئی وجہ نہیں۔ بات یہ ہے کہ تم انصاف کے دن پر یقین نہیں رکھتے ہو کہ جو چاہیں کرتے رہیں۔ آگے کوئی حساب اور بازپُرس نہیں۔ یہاں جو کچھ عمل ہم کرتے ہیں کون اُن کو لکھتا اور محفوظ کرتا ہوگا۔ بس مرگئے سب قصّہ ختم ہُوا۔

کراماً کاتبین نہ خیانت کرتے ہیں نہ کوئی عمل لکھے بغیر چھوڑتے ہیں۔ نہ اُن سے تمہارے کوئی اعمال پوشیدہ ہیں جب سب عمل ایک ایک کرکے اس اہتمام سے لکھے جا رہے ہیں۔ تو کیا یہ سب دفتر یونہی بیکار چھوڑ دیا جائے گا۔ ہرگز نہیں یقیناً ہر شخص کے اعمال اُس کے آگے آئیں گے اور اُس کا اچھا یا بُرا پھل چکھنا پڑیگا۔

فَمَنْ يَّعْمَلْ مِنَ الصّٰلِحٰتِ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَا كُفْرَانَ لِسَعْيِهٖ ۚ وَاِنَّا لَهٗ كَاتِبُوْنَ ۝ پ ع

ترجمہ۔ سو جو کوئی کرے نیک کام اور وہ رکھتا ہو ایمان۔ سو اکارت نہ کرینگے اُس کی سعی کو، اور ہم اُس کو لکھ لیتے ہیں۔

یعنی کسی کی محنت ضائع نہیں جائیگی۔ نیکی کا میٹھا پھل مومن کو مل کر رہے گا۔ کوئی ادنٰے سے ادنٰے نیکی بھی ضائع نہ ہوگی۔ ہر چھوٹا بڑا عمل ہم اس کے اعمالنامہ میں ثبت کر دیتے ہیں۔ جو قیامت کے دن کھول دیئے جائیں گے۔

وَنَكْتُبُ مَا قَدَّمُوْا وَاٰثَارَهُمْ ۭ وَكُلَّ شَيْءٍ اَحْصَيْنٰهُ فِيْٓ اِمَامٍ مُّبِيْنٍ ۝

پارہ ۲۲ رکوع ۱۸

ترجمہ۔ اور ہم لکھتے ہیں جو آگے بھیج چکے اور جو نشان اُن کے پیچھے رہے۔ اور ہم نے ہر چیز کو امام مبین میں جمع کر لیا ہے۔

موت کے بعد دوسری زندگی یقینی ہے جہاں سب اپنے کئے کا بدلہ پائیں گے۔ نیک و بد اعمال جو آگے بھیج چکے اور بعض اعمال کے اچھے بُرے اثرات یا نشان جو پیچھے چھوڑے۔ مثلاً کوئی کتاب تصنیف کی۔ یا علم سکھلایا یا عمارت بنائی یا کوئی رسم ڈالی۔ نیک یا بد، سب اس میں داخل ہیں۔ بلکہ الفاظ کے عموم میں وہ نشانِ قدم بھی شامل ہو سکتے ہیں جو کسی عبادت کیلئے چلتے وقت زمین پر پڑ جاتے ہیں چنانچہ بعض احادیث صحیحہ میں تصریح ہے۔

"دِيَارَكُمْ تُكْتَبُ اٰثَارُكُمْ"

مَا يَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ اِلَّا لَدَيْهِ رَقِيْبٌ عَتِيْدٌ ۝ پ ۲۶ ع ۱۶

ترجمہ۔ وہ مُنہ سے کوئی بات نہیں نکالتا مگر اس کے پاس ایک ہوشیار محافظ ہوتا ہے۔

یعنی دو فرشتے خدا کے حکم سے ہر وقت اُس کی تاک میں لگے رہتے ہیں۔ جو لفظ اس کے مُنہ سے نکلے وہ لکھ لیتے ہیں۔ نیکی داہنے والا اور بدی بائیں والا۔ هٰذَا كِتٰبُنَا يَنْطِقُ عَلَيْكُمْ بِالْحَقِّ ۭ اِنَّا كُنَّا نَسْتَنْسِخُ مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝

پارہ ۲۵ رکوع ۲۰

ترجمہ۔ یہ ہمارا دفتر تم پر سچ سچ بول رہا ہے۔ کیونکہ جو کچھ تم کیا کرتے تھے ہم اسے لکھ لیا کرتے تھے۔

یعنی جو کام کئے تھے یہ اعمالنامہ ٹھیک ٹھیک وُہی بتلاتا ہے۔ ذرّہ بھر کمی بیشی نہیں کرتا۔ ہمارے علم میں تو ہر چیز ازل سے ہے۔ مگر ضابطہ میں ہمارے فرشتے لکھنے پر مامور تھے اُن کی لکھی ہوئی مکمل رپورٹ آج تمہارے سامنے ہے۔

اِنْ كُلُّ نَفْسٍ لَّمَّا عَلَيْهَا حَافِظٌ ۝ پ ع

ترجمہ۔ ایسی کوئی بھی جان نہیں کہ جس پر ایک محافظ مقرر نہ ہو۔

یعنی آدمی کے ساتھ فرشتے رہتے ہیں۔ بلاؤں سے بچاتے ہیں۔ یا اس کے عمل لکھتے ہیں۔ جس ذات نے آسمان پر ستارو کی حفاظت کے ایسے سامان کئے ہیں۔ اُس کو زمین پر تمہاری یا تمہارے اعمال کی حفاظت کرنا کیا دشوار ہے۔ نیز جس طرح آسمان پر ستارے ہر وقت محفوظ ہیں۔ مگر اُن کا ظہور خاص شب میں ہوتا ہے۔ ایسے ہی سب اعمال نامۂ اعمال میں اس وقت بھی محفوظ ہیں۔ مگر ظہور اُن کا خاص قیامت میں ہوگا۔ جب یہ بات ہے تو انسان کو قیامت کی فکر چاہیئے۔ اور اگر اُس کو مستعبد سمجھتا ہے تو اس کو غور کرنا چاہیئے۔ کہ وہ کس چیز سے پیدا کیا گیا ہے۔

(كَلَّآ اِنَّ كِتٰبَ الْفُجَّارِ لَفِيْ سِجِّيْنٍ ۝ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا سِجِّيْنٌ ۝ كِتٰبٌ مَّرْقُوْمٌ ۝)

پارہ ۳۰ رکوع ۸

ترجمہ۔ ہرگز ایسا نہیں چاہیئے۔ بے شک نافرمانوں کے اعمالنامے سجّین میں ہیں۔ اور آپ کو کیا خبر کہ سجّین کیا ہے ایک دفتر ہے۔ جس میں لکھا جاتا ہے

سجّین ایک دفتر ہے جس میں ہر ایک دوزخی کا نام درج ہے اور بندوں کے عمل لکھنے والے فرشتے اُن بدکاروں کے مرنے اور عمل منقطع ہونے کے بعد ہر شخص کے عمل علیحدہ علیحدہ فردوں میں لکھ کر اس دفتر میں داخل کرتے ہیں۔ اور اُس فرد پر باہر ہر ایک دوزخی کے نام پر ایک علامت بنا دیتے ہیں۔ جس کے دیکھتے ہی معلوم ہو جاتے کہ یہ شخص دوزخی ہے۔ اور بعض روایات سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ کفّار کی ارواح بھی اسی مقام میں رکھی جاتی ہیں۔ حضرت شاہ عبدالقادرؒ لکھتے ہیں یعنی ان کے نام وہاں داخل ہوتے ہیں مرکر وہیں پہنچیں گے۔ بعض سلف نے کہا ہے کہ یہ مقام ساتویں زمین کے نیچے ہیں۔ واللہ تعالےٰ اعلم۔

(اِنَّ كِتٰبَ الْاَبْرَارِ لَفِيْ عِلِّيِّيْنَ ۝ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا عِلِّيُّوْنَ ۝ كِتٰبٌ مَّرْقُوْمٌ ۝ يَّشْهَدُهُ الْمُقَرَّبُوْنَ ۝) پ ۳۰ ع ۸

ترجمہ۔ بیشک نیکوں کے اعمالنامے علّیّین میں ہیں۔ اور آپ کو کیا خبر کہ علّیّین کیا ہے۔ ایک دفتر ہے جس میں لکھا جاتا ہے۔ اسے مقرب فرشتے دیکھتے ہیں۔

علّیّین وہ دفتر ہے، جہاں جنّتیوں کے نام درج ہیں اور ان کے اعمال کی مسلیں مُرتّب کرکے رکھی جاتی ہیں۔ اور اُن کی ارواح کو اوّل وہاں لے جاکر پھر اپنے اپنے ٹھکانے پر پہنچایا جاتا ہے۔ اور قبر سے بھی اُن ارواح کا ایک گونہ تعلق قائم رکھا جاتا ہے۔ کہتے ہیں

کہ یہ مقام ساتویں آسمان کے اُوپر ہے - اور مقربین کی ارواح اُسی جگہ مقیم رہتی ہیں -

(وَکُلَّ شَیْءٍ اَحْصَیْنٰہُ کِتٰبًا ۝)

پارہ ۳۰ رکوع ۲

ترجمہ - اور ہم نے ہر چیز کو کتاب میں شمار کر رکھا ہے -

ہر چیز اللہ کے علم میں ہے - اور اُس علم محیط کے موافق دفاتر میں باقاعدہ مندرج ہے - کوئی نیک و بد عمل اس کے احاطہ سے باہر نہیں -

(وَکُلُّ شَیْءٍ فَعَلُوْہُ فِی الزُّبُرِ ۝) پ ۲۷ ع ۱۰

ترجمہ - اور جو کچھ بھی انہوں نے کیا ہے وہ اعمالناموں میں موجود ہے -

یعنی ہر ایک نیکی بدی عمل کے بعد ان کے اعمالناموں میں لکھی گئی ہے وقت پر ساری مسل سامنے کر دی جائے گی - اس سے قبل ہر چھوٹی بڑی چیز کی تفصیل لوح محفوظ میں لکھی جا چکی - تمام دفاتر باقاعدہ مرتب ہیں - کوئی چھوٹی موٹی چیز بھی اِدھر اُدھر نہیں ہو سکتی -

(وَلَدَیْنَا کِتٰبٌ یَّنْطِقُ بِالْحَقِّ وَھُمْ لَا یُظْلَمُوْنَ)

پارہ ۱۸ رکوع ۴

ترجمہ - اور ہمارے پاس ایک کتاب ہے جو سچ بولے گی اور ان پر ظلم نہیں کیا جائیگا -

ہمارے ہاں صحائف اعمال میں درجہ بدرجہ ہر ایک کے اعمال لکھے ہوئے موجود ہیں - جو قیامت کے دن سب کے سامنے کھولکر رکھ دیئے جائیں گے اور اُن ہی کے موافق جزا دی جائے گی - جس میں رتی برابر ظلم نہ ہوگا - نہ کسی کی نیکی ضائع ہوگی نہ اجر کم کیا جائے گا - نہ بے وجہ بے قصور دوسرے کا بوجھ اُس پر ڈالا جائے گا - آخرت کے حساب کتاب سے یہ لوگ غافل ہیں اور دُنیا کے دوسرے دھندوں میں پڑے ہیں - جن سے نکلنے کی فرصت ہی نہیں ملتی - جو آخرت کی طرف توجہ کریں -

(اَمْ یَحْسَبُوْنَ اَنَّا لَا نَسْمَعُ سِرَّھُمْ وَنَجْوٰھُمْ ط بَلٰی وَرُسُلُنَا لَدَیْھِمْ یَکْتُبُوْنَ ۝) پ ۲۵ ع ۱۳

ترجمہ - کیا وہ خیال کرتے ہیں کہ ہم ان کا بھید اور مشورہ نہیں سُنتے کیوں نہیں اور ہمارے بھیجے ہوئے فرشتے ان کے پاس لکھ رہے ہیں +

یعنی اُن کے دلوں کے بھید ہم جانتے ہیں - اور اُن کے خفیہ مشورے ہم سُنتے ہیں - اور حکومت کے انتظامی ضابطہ کے موافق ہمارے فرشتے اُن کے سب اعمال افعال لکھتے جاتے ہیں - یہ ساری مسل قیامت میں پیش ہوگی - دُنیا کی رونق رب کے ہاں کام کی نہیں نیکیاں سب رہیں گی اور دُنیا نہ رہے گی - آخرت میں ہر نیکی کا بہترین بدلہ اور بہترین انجام ملے گا - کفر کے باوجود آپ نے یہ جُرأت دیکھی - ایک کافر مالدار ایک مسلمان لوہار کو کہنے لگا تو مسلمانی سے مُنکر ہو تو تیری مزدوری دُوں گا - اُس نے کہا - اگر مرکر پھر جیونگا تو بھی مال و اولاد وہاں بھی ہوگا - تجھ کو مزدوری وہاں دیدونگا - اس پر یہ آیت نازل ہوئی - سورہ مریم کی -

(اَفَرَءَیْتَ الَّذِیْ کَفَرَ بِاٰیٰتِنَا وَقَالَ لَاُوْتَیَنَّ مَالًا وَّوَلَدًا ۝ الخ

ترجمہ - کیا تُو نے اُس شخص کو دیکھا جس نے ہماری آیتوں کا انکار کیا اور کہتا ہے کہ مجھے ضرور مال اور اولاد ملے گی -

یہ قول بھی شامل مسل کر لیا جائیگا اور مال و اولاد کی جگہ اُس کی سزا بڑھا دی جائے گی -

یہود اپنی کور چشمی اور خبث باطن سے احسان ماننے کی بجائے یوں کہنے لگے کہ اللہ فقیر ہے اور ہم مالدار ہیں تو اللہ تعالےٰ نے فرمایا:

(سَنَکْتُبُ مَا قَالُوْا وَقَتْلَھُمُ الْاَنْبِیَآءَ بِغَیْرِ حَقٍّ

پارہ ۴ رکوع ۱۸

ترجمہ - اب ہم ان کی بات لکھ رکھیں گے اور جو اُنہوں نے انبیاء کے ناحق خون کئے ہیں -

یعنی عام ضابطہ کے مطابق یہ ملعون اور ناپاک اقوال تمہارے دفتر سیئات میں درج کرائے دیتے ہیں - یہاں تمہاری قوم کے دوسرے ملعون اور ناپاک افعال درج ہیں - مثلاً معصوم نبیوں کا ناحق خون بہانا - کیونکہ جس طرح یہ نالائق جملہ ایک نمونہ ہے تمہاری خدا شناسی کا، وہ نالائق کام نمونہ ہے تمہاری تعظیم انبیاء کا، جب یہ پوری مسل پیش ہوگی اُس وقت کہا جائیگا کہ لو اپنی شرارتوں کا مزہ چکھو اور جس طرح تم نے طعن و تمسخر سے اولیاء اللہ کے دل جلائے تھے اب عذاب الٰہی کی بھٹی میں جلتے رہو -

میدان حشر میں اُن کے عمل دکھلائیے جائینگے تاکہ بدکاروں کو ایک قسم کی رسوائی اور نیکوکاروں کو ایک قسم کی سرخروئی حاصل ہو - ہر ایک کا ذرہ ذرہ عمل بھلا ہو یا بُرا اس کے سامنے ہوگا - اور حق تعالےٰ جو کچھ معاملہ ہر ایک کے عمل کے متعلق فرمائیں گے وہ بھی آنکھوں سے نظر آ جائے گا -

بنی آدمؑ نے جو بھلے بُرے کام زمین پر کئے وہ سب ظاہر کر دے گی - مثلاً کہے گی فلاں شخص نے مجھ پر نماز پڑھی تھی، فلاں نے چوری کی تھی - فلاں نے خون ناحق کیا تھا - گویا آج کل کی زبان میں یوں سمجھو کہ جس قدر اعمال زمین پر کئے جاتے ہیں زمین میں اُن سب کے ریکارڈ موجود رہتے ہیں - قیامت میں وہ پروردگار کے حکم سے کھول دیئے جائینگے -

آج اگر یہ لوگ اپنے جرموں کا زبان سے اعتراف نہ بھی کریں تو کیا ہوتا ہے - ہم مُنہ پر مُہر لگا دیں گے - اور ہاتھ پاؤں کان، آنکھ حتیٰ کہ بدن کی کھال کو حکم دیا جائے گا - کہ ان کے ذریعہ سے جن کا ارتکاب کیا تھا بیان کریں - ہر ایک عضو اللہ کی قدرت سے گویا ہوگا اور اُن کے جرموں کی شہادت دیگا -

دُنیا میں کانوں سے آیات تنزیلیہ سُنیں اور آنکھوں سے آیاتِ تکوینیہ دیکھیں مگر کسی کو نہ مانا - ہر بُن مُو سے خُدا کی نافرمانی کرتے رہے، یہ خبر نہ تھی کہ گناہوں کا یہ سارا ریکارڈ خود اُنہی کی ذات میں محفوظ ہے - جو وقت پر کھول دیا جائے گا -

اور وہ اپنے چمڑوں کو کہیں گے کہ تم نے ہماری بابت کیوں بتلایا وہ بولینگے - ہم کو بُلوایا اللہ نے، جس نے بُلوایا ہے ہر چیز کو -

یعنی جس کی قدرت نے ہر ناطق چیز کو بولنے کی قوّت دی - آج اُسی نے ہم کو بھی گویا کر دیا - نہ بولتے اور بتلاتے تو کیا کرتے - جب وہ قادر مُطلق بُلوانا چاہے تو کس چیز کی مجال ہے کہ نہ بولے - جس نے زبان میں قوّت گویائی رکھی کیا ہاتھ پاؤں میں نہیں رکھ سکتا -

غیر سے چھپ کر گناہ کرتے تھے - یہ خبر نہ تھی کہ ہاتھ پاؤں بتلا دینگے - ان سے بھی پردہ کریں اور کرنا بھی چاہتے تو اُس کی قدرت کہاں تھی - اصل میں تمہارے طرز عمل سے یوں ظاہر ہوتا ہے کہ گویا تم کو خُدا تعالےٰ کے علم محیط کا یقین ہی نہ تھا - سمجھتے تھے کہ جو چاہو کرتے رہو

قرآنی تعلیم کا بچوں پر اثر

نتیجہ امتحان ششماہی مدرسہ قاسم العلوم شیرانوالہ دروازہ لاہور

منعقدہ ۲۳ نومبر ۱۹۵۸ء

وقت ۴ گھنٹے — کل نمبر ۱۰۰

۱ - پارہ ۶ یا پارہ ۷ کی کوئی سی پانچ آیات کا ترجمہ لکھو ۔ نیز آیات کے نمبر بھی لکھو ۔ ۲۵

۲ - پارہ ۶ آیت ۴ يَسْئَلُونَكَ مَاذَآ أُحِلَّ لَهُمْ ۔ ۔ ۔ ۔ الی سَرِيعُ الْحِسَابِ

یا

پارہ ۷ آیت ۵۲ وَلَا تَطْرُدِ الَّذِينَ يَدْعُونَ ۔ ۔ الی الظّٰلِمِينَ کا مطلب اور ترجمہ لکھو ۔ نیز ہر آیت کا شانِ نزول بھی لکھو ۔ ۱۵

۳ - کوئی سی دو احادیث کا ترجمہ لکھو ۔ نیز ہر حدیث کا نمبر اور راوی کا نام بھی لکھو ۔ ۱۰

۴ - "باب الملاحم" حدیث ۲۱ کے ان حصّوں کا ترجمہ اور مطلب لکھو ۔
(ا) وَحَتّٰى يُبْعَثَ دَجَّالُونَ كَذَّابُونَ قَرِيبٌ مِّنْ ثَلٰثِيْنَ كُلُّهُمْ يَزْعَمُ اَنَّهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ (ب) حَتّٰى يُقْبَضَ الْعِلْمُ (ج) حَتّٰى يَمُرَّ الرَّجُلُ بِقَبْرِ الرَّجُلِ فَيَقُوْلُ يٰلَيْتَنِيْ مَكَانَهٗ (د) وَلَتَقُوْمَنَّ السَّاعَةُ وَقَدْ نَشَرَ الرَّجُلَانِ ثَوْبَهُمَا بَيْنَهُمَا فَلَا يَتَبَايَعَانِهٖ وَلَا يَطْوِيَانِهٖ ۔ ۲۵

۵ - حدیث شریف پڑھنے کے فوائد بیان کرو ۔ علم حدیث پڑھنے سے انسان کے اخلاق اور اعمال میں کیا فرق پڑتا ہے ۔ اور نہ پڑھنے سے اخلاق کیسے رہتے ہیں ۔ ۱۵

۶ - اس درسگاہ میں تعلیم پانے سے جو تبدیلیاں تم میں واقع ہوئی ہیں لکھو ۔ ۱۰

عبد الحمید مرزا ۔ عمر ۱۲ سال عـ۱۰۰

سوال ۲ ترجمہ ۔ آپ سے سوال کرتے ہیں ۔ کہ کونسی چیزیں ان کے لئے حلال ہیں ۔ کہہ دیجئے کہ تمہارے لئے پاک اور صاف ستھری چیزیں حلال ہیں اور جو شکاری جانور تم شکار پر دوڑانے کے لئے سکھلاتے ہو ۔ اس کو جو اللہ تعالیٰ نے تم کو سکھلایا ۔ کھاؤ اس میں سے جو کچھ وہ تمہارے لئے بچاکر رکھے اور یاد کرو اس پر اللہ کا نام اور اللہ تعالیٰ سے ڈرو ۔ بیشک اللہ تعالیٰ جلدی حساب لینے والے ہیں ۔

مطلب ۔ گزشتہ آیت شریف میں اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کے لئے حرام چیزوں کا ذکر فرمایا ہے ۔ جب یہ آیت سنائی گئی تو چند اصحابؓ نے رسول اکرم صلعم سے پوچھا کہ یا حضرت ، پھر ہمارے لئے کونسی چیزیں حلال ہیں ؟ اور شکاری جانور یا پرندہ کا شکار بھی حلال ہے جو جانور یا پرندہ تم سدھاتے ہو ۔ اس کو تکبیر پڑھ کر شکار پر چھوڑتے ہو ۔

تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی ۔ اس میں فرمایا کہ تمام صاف ستھری پاک چیزیں مسلمانوں کے لئے حلال ہیں ۔

جانور تمہارے لئے پکڑ رکھے ۔ اور جو شکار وہ جانور یا پرندہ پکڑ کر خود کھانے لگے یا تمہاری آواز پر نہ آئے وہ شکار تمہارے لئے حرام ہے ۔

شانِ نزول ۔ گزشتہ آیت میں اللہ تعالیٰ نے حرام چیزوں کا ذکر فرمایا ۔ پھر چند صحابہ کے استفسار پر کہ کونسی چیزیں حلال ہیں یہ آیت نازل فرمائی ۔

سوال ۳ حضرت عبداللہ ابن عمرؓ سے روایت ہے ۔ کہا ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ۔ کہ قیامت کے روز مہاجرین ، فقرا ، اغنیاء سے چالیس سال پہلے بہشت میں داخل ہونگے ۔ (رواہ مسلم)

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا کہ فرمایا نبی اکرم صلعم نے کہ میری اُمّت میں سے ستر ہزار بلا حساب بہشت میں جائیں گے ۔ وُہ وہ لوگ ہونگے جو جھاڑ پھونک نہیں کرتے ہیں ۔ بدشگون نہیں لیتے اور اللہ تعالیٰ پر بھروسہ رکھتے ہیں ۔

سوال ۵ حدیث شریف پڑھنے کے فوائد

حدیث شریف کے مطالعہ سے مسلمانوں کو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی حیاتِ طیبہ کا پتہ چلتا ہے ۔ کہ آپ کیسی زندگی بسر کرنے کی تلقین کیا کرتے تھے ۔ صحابہ کرامؓ کو حلال اور حرام چیزوں میں فرق بتلایا کرتے تھے ۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن حکیم میں نماز پڑھنے کا حکم فرمایا ۔ لیکن احادیث نبویؐ میں نماز کی تفسیر بیان کی گئی ہے ۔ قرآنی آیات کی تشریح احادیث میں کی گئی ہے ۔ احادیث کے مطالعہ سے مسلمان نبی اکرمؐ کی اسوہ حسنہ کو اپناتا ہے ۔ اور اس پر کامزن ہوتا ہے ۔ احادیث کے مطالعہ سے جنّت کے آرام اور دوزخ کی تکالیف کا پتہ چلتا ہے ۔ اور ان کاموں سے بچتا ہے ۔ جو دوزخ کی طرف دھکیلتے ہیں ۔ احادیث کو پڑھ کر مسلمان اپنے عقائد احادیث کے فرمودہ کے مطابق کرتا ہے ۔ اور اپنا دین و دُنیا سنوارتا ہے ۔

سوال ۶ ۔ ہمارا مدرسہ قاسم العلوم کے نام سے مشہور ہے ۔ مَیں اس میں تقریباً دو سال سے تعلیم پا رہا ہوں ۔ مدرسہ میں داخل ہونے سے پہلے قرآن حکیم کے ترجمہ و مطلب سے ناواقف تھا ۔ لیکن بفضلِ خدا قرآن حکیم کی تعلیم سے خوب واقف ہوں ۔

اب مجھے بعض اہم مسائل کا پتہ چل گیا ہے ۔ اب مَیں حق و باطل میں تمیز کر سکتا ہوں ۔ مسلمانوں کی بیاہ شادی کی بُری رسومات کا پتہ چل گیا ہے ۔ کہ کونسی جائز ہے اور کونسی ناجائز ہے ۔

اس مدرسہ میں آنے سے پہلے اپنا تمام وقت دُنیاوی کاروبار اور گپّیں ہانکنے میں صرف کرتا تھا ۔ لیکن اب نماز پنجگانہ ادا کرتا ہوں ۔ بُری صحبت سے پرہیز کرتا ہوں ۔ اور بُرے کام سے نفرت کرتا ہوں ۔

محمد آصف ولد میاں محمد یوسف

عمر ۱۸ سال سیکنڈ ایئر اسلامیہ کالج لاہور عـ۱۰۰

سوال ۵ جناب نبی اکرمؐ کے ہر قول و فعل کو حدیث کہتے ہیں ۔ حدیث کی کئی قسمیں ہیں ۔ حدیث پڑھنے کے کئی فوائد ہیں ۔ نبیؐ اللہ تعالیٰ کا خاص بندہ ہوتا ہے ۔ اور اس کا تعلق بھی خاص ہوتا ہے ۔ اس لئے جو عمل یا قول نبیؐ

کرے گا اللہ کی رضا سے کرے گا۔ جو حدیث پڑھتے ہیں اور اس پر عمل کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ جو حدیث نہیں پڑھتے وہ اس پر عمل نہیں کرسکتے ان دونوں میں بہت فرق پڑ جاتا ہے۔ حدیث پڑھنے سے اعمال و اخلاق پر بھی اثر پڑتا ہے۔ جو نیک اعمال اور اچھے اخلاق نبی اکرم ؐ نے فرمائے ہیں۔ حدیث پڑھ کر ان کا پتہ چلتا ہے اور ہم ان پر عمل کرتے ہیں۔ اور اس سے ہمیں بہت سی نیکیاں حاصل ہوتی ہیں۔ اللہ تعالےٰ نے علم حدیث میں خاص نور رکھا ہُوا ہے۔ جو کہ قرآن کے نور سے دوسرے درجہ پر ہے۔ اور انسان پر بہت اثر کرتا ہے۔

سوال ۶ اس مدرسہ میں تعلیم پانے سے پہلے ہم دینِ اسلام سے ناواقف تھے اور اب دین کو سمجھتے ہیں۔ نیک و بد کی تمیز کرسکتے ہیں۔ جو احکام اللہ تعالےٰ نے فرمائے ہیں ہم ان پر چلنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اور اس سے اللہ تعالےٰ راضی ہوتا ہے۔

سوال ۲ ۔ سوال کرتے ہیں آپ سے کیا حلال ہُوا ہم پر۔ فرما دیجئے حلال ہُوئیں تم پر پاک چیزیں اور وہ جو ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ تم شکار کرو۔ اور تمہارے سلھلائے ہوئے جانور تمہارے لئے پکڑیں۔ جب چھوڑو ان کو تو ان پر اللہ کا نام لو۔ اور جو پکڑیں تمہارے لئے تو ان پر اللہ کا نام لو۔ اور ڈرو اللہ سے بے شک اللہ جلدی حساب لینے والا ہے۔

مطلب ۔ سب پاک چیزیں تمہارے لئے حلال ہیں۔ وہ شکار جو تمہارے جانور پکڑ کر لائیں اگر وہ چیر پھاڑ دیں یا پکڑ کر تمہیں نہ دیں تو وہ تمہارے لئے حلال نہیں۔ اگر وہ تمہیں نہ دیں اور تم کسی طریقہ سے اُن سے لے لو تو وہ تمہارے لئے حلال ہے۔ جب جانور یا پرندہ شکار کرکے لائے تو تم اُس پہ اللہ کا نام پڑھو۔

شانِ نزول ۔ جب اللہ تعالےٰ نے حکم دیا کہ سب پاک چیزیں تمہارے لئے حلال ہیں۔ تو صحابہ کرام رضؓ نے شکار کے متعلق پوری تفصیل چاہی تاکہ وہ غلطی نہ کریں۔ تو اللہ تعالےٰ نے یہ آیت اُتاری۔ جو سوال صحابہ کرام رضؓ نے پوچھا تھا وہ اس آیت کا شانِ نزول ہے۔

محمد شریف دفتر ریلوے ہیڈ کوارٹر لاہور
عمر ۳۲ سال ۱۰۰

سوال ۶ اس درسگاہ میں حاضر ہونے سے اس گنہگار کو انتہائی روحانی خوشی ہوئی ہے خدا کے فضل سے دل میں نور پیدا ہُوا ہے۔ عقیدہ میں پختگی پیدا ہُوئی ہے۔ یہاں تعلیم حاصل کرنے کی وجہ سے گناہ کی باتیں بہت زیادہ دُکھ دیتی ہیں۔ طبیعت کا رُخ پھر گیا ہے۔

سوال ۵ حدیث شریف جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاداتِ گرامی کو کہتے ہیں۔ یہ خدا کی طرف سے القا شدہ ہوتی ہے۔ حدیث قرآنِ پاک کی تشریح ہوتی ہے۔ اس کو پڑھنے سے انسان مکمل طور پر انسان ہو جاتا ہے۔ اخلاق میں بلندی و پاکیزگی پیدا ہوتی ہے۔ گناہوں سے نفرت اور نیکی کی طرف رغبت ہوتی ہے۔ دل چاہتا ہے۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم کے نقشِ قدم پر چلیں انسان دوزخ سے بچ کر جنّت کی راہ پر گامزن ہوتا ہے۔

بعض بدبخت حدیث شریف سے انکار کرتے ہیں۔ حالانکہ حدیث و قرآن لازم و ملزوم ہیں۔ اگر حدیث پر عمل نہ کیا گیا تو قرآن پر کیسے عمل ہوگا۔ زندگی کا مکمل ضابطہ حیات قرآن و حدیث سے بڑھ کر کوئی نہیں۔ جو ان سے کنارہ کش ہوگا وہ اخلاق و شرافت سے دُور ہوگا۔ اور بد تر انسان ہوگا۔

سوال ۴ (ا) قیامت نہیں آئے گی یہاں تک کہ تیس جھوٹے دجّال پیدا ہونگے ان میں سے ہر ایک یہی دعوے کریگا۔ کہ مَیں اللہ کا رسول ہوں۔
(ب) یہاں تک کہ قرآن و حدیث کا علم مفقود ہو جائے گا۔
(ج) یہاں تک کہ ایک شخص قبر کے پاس سے گزریگا۔ اور خواہش کرے گا کہ اے کاش اس قبر میں میں دفن ہوتا۔

سوال ۲ مطلب و شانِ نزول۔ کفّارِ مکّہ میں سے امراء نے یہ حجّت پیش کی کہ آپ کی محفل میں عام طور پر ذلیل اور غریب ہی ہوتے ہیں۔ اور ہم ان کمینے لوگوں کے ساتھ بیٹھنا اپنی توہین سمجھتے ہیں۔ اگر آپ ان لوگوں کو ہماری مرضی کے مطابق دُور ہٹا دیں۔ مگر خدا تعالےٰ نے منع فرمایا اور کہا کہ ہرگز یہ نہ کریں۔ کیونکہ وُہ ایماندار لوگ ہیں۔ خدا پاک کی بارگاہ میں مقبول ہیں خواہ وہ غریب ہیں۔ لیکن اللہ کو پیارے ہیں۔

فخرالدین صدیقی قریشی عمر ۱۵ سال ۱۰۰

سوال ۲ شانِ نزول و مطلب۔ اس آیت کا شانِ نزول یہ ہے کہ مکّہ کے رئیس آپؐ سے ملتے تو کہتے کہ ہم چاہتے ہیں کہ آپؐ کی باتیں سُنیں لیکن آپ کے پاس وہ لوگ بیٹھتے ہیں۔ جن کو ہم ذلیل سمجھتے ہیں۔ اس لئے ہم آپ کے پاس نہیں آتے۔ تو اللہ تعالےٰ نے یہ آیت نازل کی۔

اللہ تعالےٰ فرماتے ہیں کہ جو غریب لوگ آپ کے پاس بیٹھتے ہیں اُن کو اپنے سے دُور نہ کیجئے۔ کیونکہ وہ دن رات مجھے پکارتے ہیں۔ اور میری رضا چاہتے ہیں آپ ان کو اپنے سے دُور نہ کیجئے۔ ورنہ آپ ظالم ہونگے۔

سوال ۴ (ب) اور یہانتک کہ علم اُٹھا لیا جائیگا۔

مطلب ۔ نبیِ اکرم صلّی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے نزدیک علم اُٹھا لیا جائے گا۔ اس علم سے مراد کالج، یونیورسٹی کا علم نہیں بلکہ حدیث و قرآن و دیگر دینی علوم ہیں۔ قربِ قیامت میں علماءِ دین کو اُٹھا لیا جائے گا۔ پھر نہ کوئی علم پڑھانے والا ہوگا۔ اور نہ ہی کوئی پڑھے گا۔

سوال ۵ علم حدیث پڑھنے کے بہت سے فائدے ہیں۔ انسان گمراہی سے بچتا ہے۔ حلال و حرام کو سمجھتا ہے۔ علم حدیث کسی قابل اُستاد سے پڑھنا چاہیئے۔ تاکہ پوری طرح سمجھ میں آجائے۔ علم حدیث پڑھنے سے انسان کے اخلاق و اعمال نیک ہو جاتے ہیں ورنہ وُہ بُری مجلسوں میں بیٹھے گا۔ گانے گائے گا۔ کیونکہ خوفِ خُدا تو صرف علمِ حدیث پڑھنے سے ہوتا ہے۔ اگر علمِ حدیث نہیں پڑھے گا تو اُس کے اخلاق و اعمال بد سے بد تر ہو جائیں گے۔

سوال ۶ ہماری درسگاہ میں علم حدیث اور قرآن کی تعلیم دی جاتی ہے۔ اس مدرسہ میں داخل ہونے سے پہلے میں سارا دن سکول سے آکر کھیلتا رہتا۔ سارا دن مجھ پر شیطان سوار رہتا رات کو لحاف لیا اور سو رہتا۔ لیکن جب اللہ تعالیٰ نے اپنی رحمت کا دروازہ کھولا۔ تو اب میں گناہ سے بچتا ہوں۔ اب مجھے اللہ تعالیٰ کی سزاؤں کا پتہ چل گیا ہے اور اللہ کے غصّے کا بھی۔ میں اللہ تعالیٰ کا احسانمند ہوں کہ اس نے مجھے علم حدیث و قرآن پڑھنے کی توفیق دی۔ مجھے اُستاد کے پاس بیٹھ کر اتنا علم حاصل ہوا ہے۔ جتنا گھر پہ بیٹھ کر۔ یہ اللہ تعالیٰ کی مجھ پر کرم نوازی ہے۔

محمد طیب جماعت ششم رنگ محل مشن ہائی سکول لاہور
عمر ۱۱ سال　　کل ۱۰۰

سوال ۱ اور کہتے ہیں کیوں نہیں نازل ہوتا ہم پر فرشتہ تیرے رب کی طرف سے۔ کہہ دیجئے۔ اللہ تعالیٰ اس بات پر قادر ہے کہ نازل کرے فرشتہ۔ لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔ پ ۷ آیت ۳۷

آیت ۳۹ اور وہ لوگ جنہوں نے جھٹلا دیا ہماری آیتوں کو وہ گونگے ہیں۔ بہرے ہیں۔ اندھے ہیں۔ جسے چاہے اللہ تعالیٰ گمراہ کردے اور جسے چاہے سیدھی راہ پر کر دے۔

آیت ۲۲ اور نہیں ہے دُنیا کی زندگی کچھ بھی مگر کھیل اور تماشا۔ اور بہتر ہے آخرت کا گھر کیا۔ تم پھر بھی نہیں سوچتے۔

آیت ۴۴ پھر کٹ گئی ظالم قوم کی جڑ اور تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں جو جہانوں کو پالنے والا ہے۔

سوال ۳۔ سوال کرتے ہیں آپ سے کیا چیز حلال ہے ان کے لئے۔ کہہ دیجئے حلال ہیں تم پر پاک وصاف ستھری چیزیں اور جو شکاری جانور جو سدھاتے ہو شکار کے لئے۔ سکھلاؤ تم ان کو جو کچھ سکھایا اللہ تعالیٰ نے تم کو۔ پھر جو پکڑ رکھا ہو درندے نے تمہارے لئے اس کو کھاؤ اور اس پر اللہ کا نام پڑھو۔ ڈرو اللہ سے بیشک اللہ تعالیٰ جلد حساب لینے والے ہیں۔

سوال ۴ باب الملاحم۔ (ا) یہاں تک کہ تقریباً ۳۰ دجال اعلیٰ درجہ کے جھوٹے پیدا ہونگے۔ وہ سب رسول اللہ ہونے کا دعوےٰ کریں گے۔ دجّال کا مطلب دجل کرنے والا یعنی جھوٹ و فریب سے بیان کرنے والا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے میری اُمّت میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا۔ اگر تمہیں کوئی کروڑ کہے میں نبی ہوں تو ہرگز نہ مانیو۔ دجّال اپنے آپ کو رسول کہے گا اللہ نے اس کو اتنی قوت دی ہو گی کہ مُردہ کو زندہ کر دیگا۔

(ب) اور یہاں تک کہ علم اُٹھا لیا جائیگا علم سے مراد علم دین ہے وہ علم نہیں جو کہ ہم سکول میں پڑھتے ہیں۔ بلکہ آہستہ آہستہ تمام علماء دین دُنیا سے اُٹھا لئے جائیں گے۔ جہالت عام ہو گی۔ پردہ کا رواج نہ ہوگا۔ لوگوں میں طرح طرح کی بُرائیاں پھیل جائیں گی۔

سوال ۵ حدیث پڑھنے سے اخلاق درست ہوتے ہیں۔ حدیث پڑھنے سے انسان کو اپنے گناہ کا پتہ چلتا ہے۔ جو لوگ گھر بیٹھ کر خود بخود حدیث پڑھتے ہیں وہ گمراہ ہو جاتے ہیں۔ حدیث پڑھنے سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ کے حالات معلوم ہوتے ہیں۔ حدیث رسولؐ کے عمل و قول کو کہتے ہیں۔ اس کے پڑھنے سے انسان کا دل نرم ہو جاتا ہے۔ اور ایمان پختہ ہو جاتا ہے۔ بُرے کاموں سے بچتا ہے۔ نیک اعمال زیادہ کرتا ہے۔ اگر حدیث نہ پڑھے گا تو شیطان کے قریب ہوگا۔ جو گندے خیالات دل میں پیدا کرے گا۔

سوال ۶ ہمارا مدرسہ۔ جب میں مدرسہ میں نہ پڑھتا تھا تو مجھے دین کا مطلق پتہ نہ تھا۔ لیکن اب مجھے دین کا پتہ چل گیا۔ اگر میں اس مدرسہ میں نہ آتا۔ تو دوسرے بدنصیب لڑکوں کی طرح آوارہ پھرتا۔ ہمارے اُستاد لڑکوں سے اچھا سلوک کرتے ہیں۔ بڑی محنت سے پڑھاتے ہیں۔ یہاں فی سبیل اللہ پڑھایا جاتا ہے۔

عبد الوحید مدرسہ قاسم العلوم
عمر ۱۶ سال　　۱۰۰

سوال ۴ (ا) اور یہاں تک کہ قریباً ۳۰ دجّال اعلیٰ درجہ کے جھوٹے پیدا ہونگے۔ ان میں سے ہر ایک اللہ کا رسول ہونے کا دعویٰ کریگا۔ رسولؐ اللہ صلی اللہ نے فرمایا کہ ایسے دجال پیدا ہونگے جو رسول ہونے کا دعوےٰ کریں گے یاد رکھو میرے بعد کوئی رسول نہیں ہوگا۔ دجّال کے معنی دجل کرنے والا یعنی جھوٹی بات کو فریب سے بیان کرنے والا۔

(ب) اور یہاں تک کہ علم اُٹھا لیا جائیگا۔ علم سے مراد علم دین ہے۔ علماء دین دُنیا سے رُخصت ہو جائینگے۔ اور پھر نہ کوئی عالم دین ہوگا اور نہ کوئی پڑھائیگا۔

(ج) اور یہاں تک کہ ایک آدمی ایک شخص کی قبر سے گزریگا اور کہیگا افسوس کہ میں اس جگہ دفن ہوتا۔ انسان خود بخود مرنے کی خواہش کریگا جب اُس کو تکلیف پہنچیگی۔ انسان خونریزی سے تنگ آکر مرنے کی خواہش کریگا۔ دُنیاوی مصیبتوں کے بڑھ جانے سے اتنی بے چینی ہو گی کہ مرنے کو ترجیح دیگا۔

سوال ۶ جب میں اس مدرسہ میں داخل ہُوا تو صرف قرآن کا ترجمہ پڑھا ہوا تھا۔ اب اس کا مطلب پڑھتے پڑھتے قوّتِ ایمان مضبوط ہوگئی ہے کسی بدعقیدہ سے بحث کروں تو قرآن و حدیث کی روشنی میں بحث کر سکتا ہوں۔ ایمان پختہ ہوگیا ہے۔ ہمارے مدرسہ کا نام مدرسہ قاسم العلوم یعنی علم تقسیم کرنیوالا ہے۔ ماہ رمضان میں سینکڑوں طلباء دور و دراز سے تعلیم حاصل کرنے کے لئے آتے ہیں یہاں صبح و شام درسِ قرآن مجید ہوتا ہے۔ ہمارے اخلاق دوسرے شہری بچوں سے اچھے ہیں۔ ہم گالی دینے کو بُرا سمجھتے ہیں۔ عالم بے عمل ۱۰ کا مستحق ہے۔ خدا ہمیں عالم باعمل بنائے آمین۔

محمد شفیع (میٹرک) مدرسہ قاسم العلوم لاہور
عمر ۱۶ سال　　۱۰۰

سوال ۳ حضرت اسامہ بن زیدؓ سے روایت ہے۔ کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ میں بہشت کے دروازہ پر کھڑا ہُوا تو زیادہ تر وہ لوگ اس میں داخل ہو رہے ہیں جو مساکین تھے۔ دولتمند بہشتیوں کو روک دیا گیا۔ دوزخیوں کو عام حکم ہو چکا تھا۔ میں دوزخ میں کھڑا دیکھتا تھا۔ زیادہ تر عورتوں کو جاتے ہوئے دیکھا۔ متفق علیہ۔ بعض روایات میں عورتوں کا دوزخ میں زیادہ جانے کی وجہ یہ بتلائی گئی ہے کہ عورتیں دوسروں پر لعنت زیادہ بھیجتی ہیں۔ اگر جس چیز پر لعنت بھیجی جائے اور وہ مستحق نہ ہو تو لعنت لعنت بھیجنے والے پر آکر پڑتی ہے۔

حضرت ابی ہریرہؓ سے روایت ہے۔ کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ زمانہ آپس میں قریب ہو جائیگا علم اُٹھا لیا جاتے گا۔ فتنے ظاہر ہوں گے۔ ہرج عام ہوگا۔ لوگوں نے آپؐ سے پوچھا کہ ہرج سے کیا مراد ہے۔ آپ نے فرمایا ہرج سے مراد قتل ہے۔ متفق علیہ۔

سوال نمبر ۵ حدیث شریف پڑھنے سے ہمیں بہت سے فائدے ہیں۔ ہم ناجائز کام نہیں کرتے۔ حدیث پڑھنے سے تمام احکام کا پتہ چل گیا ہے۔ حدیث پڑھنے سے انسان اللہ تعالےٰ سے ڈرتا ہے۔ اخلاق بدل جاتے ہیں۔ بُرے کام ترک کر دیتا ہے۔ حدیثؐ قرآن نہ پڑھنے سے انسان کو احکام کا پتہ نہیں چلتا۔ وہ بدکاری کرتا ہے۔ جُوا کھیلتا ہے۔ جو شخص حدیث پڑھتا ہے وہ نماز پڑھتا ہے۔ اللہ اور اس کے رسول کا حکم مانتا ہے حدیث پڑھنے سے ہم نے تمام بُرے کام چھوڑ دیئے ہیں۔

افتخار احمد خان عمر ۱۲ سال نمبر ۱

سوال نمبر ۱ پھر کٹ گئی اس قوم کی جڑ جنہوں نے ظلم کیا۔ سب تعریفیں اللہ تعالےٰ کے لئے ہیں جو سارے جہانوں کو پالنے والا ہے۔

کہہ دیجئے کیا تم دیکھتے ہو اگر چھین لے اللہ تعالےٰ تمہارے کان اور آنکھیں اور مہر کر دے تمہارے دلوں پر پھر کون ایسا رب اللہ تعالےٰ کے سوا یہ چیزیں تم کو واپس کرتے دیکھو ہم نے کتنی نشانیاں بیان کیں لیکن پھر بھی وہ کنارہ کشی کرتے ہیں۔

کہہ دیجئے کیا تم دیکھتے ہو کہ اگر آئے تم پر اللہ تعالےٰ کا عذاب اچانک یا ظاہر پس کون ہلاک کیا جائیگا ظالموں کے سوا۔

یقیناً ہم کو معلوم ہیں آپ کو غمگین کرتی ہیں ان لوگوں کی باتیں سو وہ آپ کو نہیں جھٹلاتے لیکن وہ ظالم لوگ اللہ تعالےٰ کی آیتوں کا سختی سے انکار کرتے ہیں۔

اور یقیناً بہت سے رسولؑ جھٹلائے گئے آپ سے پہلے۔ صبر کرتے رہے جھٹلانے پر۔ اور تکالیف پر یہاں تک کہ پہنچا ان کو ہماری مدد اور کوئی تبدیل نہیں کر سکتا اللہ تعالےٰ کا کلام اور یقیناً پہنچی آپ کے پاس کچھ رسول کی خبریں۔

سوال نمبر ۶ ہمارے مدرسہ کا نام مدرسہ قاسم العلوم ہے۔ جب مَیں اس مدرسہ میں داخل ہُوا تو مجھے بولنے چالنے کی تمیز نہ تھی۔ مَیں ہر وقت کھیل کود اور آوارہ گردی کرتا تھا۔ جب سکول سے واپس آتا پتنگ بازی کرتا۔ اور مجھ میں کئی بُرائیاں تھیں۔ جب مَیں اس مدرسہ میں داخل ہُوا تو قرآن پڑھا اور مجھے کئی باتوں کا پتہ چل گیا۔ اس مدرسہ میں آنے سے پہلے مجھے چغلیں کرنے کی عادت تھی۔ لیکن اب قرآن کی برکت سے سب ختم ہو گئیں۔ اب مَیں نمازیں پڑھتا ہوں۔ نیکی کرتا ہوں۔ آوارہ گردی، کھیل کود پتنگ بازی چھوڑ دی ہے۔

سوال نمبر ۵ جو مسلمان حدیث نہیں پڑھتا ہے اس کو قرآن مجید اور اس کے مسائل کی سمجھ نہیں آتی۔ علم حدیث پڑھ کر ہمیں قرآن مجید اور دیگر مسئلوں کی سمجھ آتی ہے۔ علم حدیث پڑھنے سے ہمارے اخلاق پر اچھا اثر پڑتا ہے۔ ہم میں بُرائیاں دُور ہو جاتی ہیں

کاظم حسن مدرسہ تجوید القرآن لاہور

عمر گیارہ سال نمبر ۵۵

سوال نمبر ۴ مدرسہ میں داخل ہونے سے پہلے مَیں آوارہ پھرتا اور کھیلتا رہتا تھا لیکن اب مَیں قرآن مجید کا ترجمہ پڑھنے لگ گیا ہوں۔ اب مجھے پتہ چل گیا ہے کہ دین کے کام کس طرح کرنے ہیں۔

محمد طاہر جماعت ششم رنگ محل مشن ہائی سکول لاہور

عمر ۱۲½ سال نمبر ۹۵

سوال نمبر ۱ اور اگر آپ دیکھیں جب کھڑا کیا جائے ان کو جہنم پر تو وہ کہتے ہیں۔ اے کاش ہم دوبارہ لوٹا دیئے جائیں۔ اور نہ جھٹلاویں اپنے رب کی آیات کو اور ہم مومنین میں سے ہوں۔

سوال نمبر ۲ اور مت دُور کریں آپ ان لوگوں کو جو صبح و شام اپنے رب کو یاد کرتے ہیں۔ اور اپنے رب کی رضا چاہتے ہیں۔ نہ آپ نے ان کے حساب میں کچھ دینا ہے اور نہ آپ کے حساب سے کچھ لینا ہے۔ اگر آپ دُور کریں گے تو تحقیق آپ ظالموں میں شمار ہونگے۔

شانِ نزول و مطلب۔ یہ آیت اس وقت نازل ہُوئی جب کہ چند امیر لوگ بیٹھے ہُوئے تھے تو غریب لوگ آ گئے اور ان کے ساتھ بیٹھ گئے۔ تو امیروں نے بُرا منایا۔ اور کہا کہ یہ ہماری شان کے خلاف ہے کہ ہم ان کے ساتھ بیٹھیں۔ اللہ تعالےٰ نے یہ آیت نازل فرمائی اور کہا کہ یہ غریب لوگ دن رات میری عبادت کرتے ہیں۔ اور صرف میری خوشی چاہتے ہیں اگر آپ ان کو اپنے پاس سے ہٹائینگے تو ظالم ہونگے۔

سوال نمبر ۴ عبداللہ ابن عباسؓ سے روایت ہے کہا کہ فرمایا رسول اللہؐ نے دو نعمتیں ایسی ہیں جن سے لوگ نقصان اُٹھاتے ہیں۔ ایک تندرستی اور دوسری فراغت۔

طارق سہیل جماعت ہفتم سینٹ انتھونی ہائی سکول لاہور

عمر ۱۶ سال

سوال نمبر ۲ اور نہ دُور کریں آپ ان لوگوں کو جو صبح و شام اپنے رب کی عبادت کرتے اور صرف اس کی رضا چاہتے ہیں۔ اور نہ آپ کے حساب میں ان کا کچھ ہے۔ اور نہ ان کے حساب میں آپ کا کچھ ہے۔ اگر آپ ہٹائینگے ان کو اپنے پاس سے تو آپ بیشک ظالموں میں سے ہونگے۔

جب آپ کچھ فرماتے ہیں تو آپ کے پاس امیر و غریب دونوں آتے ہیں امیر نفرت سے کہتے ہیں کہ یہ غریب ہیں اور ہمارے برابر بیٹھتے ہیں۔ خبردار اگر آپ نے ان کو اپنے سے دُور ہٹایا تو آپ ظالم ہونگے۔

سوال نمبر ۵ علم حدیث پڑھنے سے ہمیں دینِ اسلام کی باتیں معلوم ہوتی ہیں۔ علمِ حدیث پڑھنے سے انسان اچھے بُرے۔ حق و باطل کی تمیز کر سکتا ہے۔ خدا ہمیں علم حدیث پڑھنے کی توفیق عنایت فرمائیں۔

سوال نمبر ۷ ہماری درسگاہ میں قریباً ۲۴ لڑکے تعلیم حاصل کرتے ہیں ہمیں درس قرآن و حدیث پڑھایا جاتا ہے۔ ہمارے اُستاد ہمیں ہر وقت نیکی پر چلنے کی تلقین کرتے رہتے ہیں۔ ہمارے اُستاد ہر وقت اللہ کی یاد میں لگے رہتے ہیں۔

محمد نعیم جماعت ششم رنگ محل ہائی سکول لاہور عمر ۱۲ سال

سوال نمبر ۳ حضرت عبداللہ بن عباس سے روایت

سے ہے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ دو نعمتیں ایسی ہیں جن سے لوگ نقصان اُٹھاتے ہیں۔ ان میں سے ایک تندرستی اور دوسری فراغت ہے۔

سوال ۵ حدیث شریف پڑھنے سے اللہ تعالےٰ خوش ہوتے ہیں۔ حدیث پڑھنے سے انسان عالم بن جاتا ہے۔ جو شخص حدیث نہیں پڑھے گا اللہ تعالےٰ اس سے ناراض ہوگا۔ اور عذاب دے گا۔ جو ہر وقت آوارہ گردی کرتے ہیں اور حدیث نہیں پڑھتے اللہ تعالےٰ ان کو عذاب دے گا۔

عبدالرب جماعت ششم اسلامیہ ہائی سکول مصری شاہ لاہور
عمر ۱۲ سال کل ۵۰

سوال ۱ کہہ دیجئے میں نہیں کہتا کہ میرے پاس اللہ کے خزانے ہیں۔ اور میں علم غیب جانتا ہوں۔ میں تم کو نہیں کہتا کہ میں فرشتہ ہوں۔ میں اس کی تابعداری کرتا ہوں۔ جب مجھ پر وحی نازل ہوتی ہے۔ کہہ دیجئے کہ کیا برابر ہوسکتا ہے اندھا اور دیکھنے والا۔ کیا تم نہیں دیکھتے۔

اور پھر آپ ڈرائیں ان لوگوں کو . . . قرآن مجید سے جن کو خوف ہے اس دن کا کہ جمع ہونگے اپنے رب کے سامنے نہیں کوئی ان کا اللہ کے سوا مددگار اور نہ ہی کوئی سفارش کرنے والا۔ پھر گناہوں سے بچتے رہیں۔

سوال ۴ اس مدرسہ کے طالب علم ہونے سے پہلے ہم قرآن و حدیث سے ناواقف تھے۔ اب ہمیں صبح و شام قرآن مجید پڑھ کر دین کا پتہ چل گیا ہے۔ کافی حد تک اچھائی اور برائی کا پتہ چل گیا ہے۔

سوال ۵ حدیث پڑھنے سے دل صاف ہو جاتا ہے۔ جو کوئی حدیث قرآن نہیں پڑھتا اللہ تعالےٰ ان سے ناراض رہتا ہے۔

دل محمد عمر ۱۲ سال ۹۵

سوال ۲ اور نہ دُور کریں آپ ان لوگوں کو جو یاد کرتے ہیں اپنے رب کو صبح و شام۔ جو اپنے رب کی رضا چاہتے ہیں۔ آپ کے ذمے ان کے حساب میں کچھ بھی نہیں اور آپ کے لئے اُن کے حساب میں کچھ نہیں۔ اگر آپ دُور کریں گے ان کو تو ظالموں میں سے ہونگے۔

مطلب۔ اللہ تعالےٰ رسول اکرمؐ کو فرماتے ہیں۔ کہ ان لوگوں کو جو دن رات میری عبادت کرتے ہیں اور میری رضا چاہتے ہیں۔ . . . . . . ان کو اپنے پاس سے دُور نہ کریں۔ کیونکہ ان کی روزی اللہ نے اپنے ذمے لے رکھی ہے بلکہ آپ کے ذمے نہیں۔

شانِ نزول۔ رسول اکرمؐ کے پاس امیر لوگ آتے تھے اور کہتے تھے۔ کیونکہ آپ کے پاس غریب لوگ آتے ہیں۔ ان لوگوں کے ساتھ بیٹھنے سے ہماری عزت نہیں رہتی اس لئے ہم آپ کے پاس نہیں آئیں گے۔ اللہ تعالےٰ نے اس آیت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا ہے کہ آپ کے پاس جو غریب آتے ہیں ان کو اپنے پاس سے مت ہٹاؤ۔ ورنہ آپ ظالموں میں سے ہوں گے۔

سوال ۵۔ علم حدیث پڑھنے سے انسان کے اخلاق اچھے ہو جاتے ہیں۔ اور اور رسول اللہ بھی راضی ہو جاتے ہیں۔ پہلے میں قیامت کے متعلق کچھ نہیں جانتا تھا۔ اب قیامت کے متعلق حدیث پڑھی ہے اور قیامت کا پتہ چلا ہے۔ جو شخص حدیث پڑھے گا اس کے اخلاق وعمل اچھے ہوں گے۔

سوال ۶ ہماری درسگاہ میں قرآن و حدیث کی تعلیم دی جاتی ہے۔ لڑکے دو وقت آتے ہیں۔ ہمارے اُستاد بڑے مہربان ہیں۔ سبق کو دو دو تین تین بار سمجھاتے ہیں۔ بدھ کے روز حدیث کا سبق ہوتا ہے۔ ہمارے اُستاد اللہ تعالےٰ اور رسول اکرمؐ کے حقوق پوری طرح ادا کرتے ہیں۔ اور طلباء کو ان پر عمل کرنے کی ترغیب دیتے ہیں۔

خالد محمود اظہر جماعت دہم شیرانوالہ ہائی سکول لاہور
عمر ۱۷ سال ۸۰

سوال ۳ (۱) حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ انسان جس حالت میں مریگا اسی حالت میں قیامت کے دن اُٹھایا جائے گا۔ رواہ مسلم

(۲) حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ دو نعمتیں ایسی ہیں۔ جن سے بہت سے لوگ نقصان اُٹھاتے ہیں۔ ایک تندرستی، دوسری فراغت۔ رواہ بخاری۔

صفدر حسین مسکین عمر ۱۳ سال ۵۵

سوال ۳ (۱) حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دُنیا مومن کے لئے قید خانہ اور کافر کے لئے بہشت۔

(۲) حضرت سعدؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ اللہ تعالےٰ پرہیزگار۔ آسودہ حال اور چھپ کر دینے والے آدمی کو پسند کرتا ہے۔

سوال ۶ ہماری درسگاہ۔ ہمارا مدرسہ اندرون شیرانوالہ میں واقع ہے۔ یہ ایک پختہ عمارت ہے۔ اور پندرہ کمروں پر مشتمل ہے۔ مولانا حمید اللہ صاحب اس مدرسہ میں تعلیم دیتے ہیں۔ اس مدرسہ میں آنے سے پہلے میں کھیل کود میں سارا وقت صرف کر دیتا تھا۔ اور بے نماز تھا۔ اور قرآن نہیں پڑھتا تھا۔ میرے رشتہ دار اس مدرسے میں پڑھتے تھے اُن کے کہنے سے یہاں داخل ہو گیا۔ اب نماز پڑھتا ہوں۔ اب مجھے پتہ چل گیا ہے کہ گیارھویں اور شیعہ مذہب کا گھوڑا دیکھنے کے متعلق کیا حکم ہے۔ اب مجھے پتہ چل گیا ہے کہ غیر اللہ کی نیاز دینا حرام ہے۔ گھوڑا دیکھنا گناہ عظیم ہے۔ اس کے علاوہ اور مسائل کا بھی پتہ چلا ہے۔

خالد محمود عمر ۱۱ سال ۳۵

سوال ۳۔ (۱) حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آدمؑ کے بیٹے کے لئے دو وادیاں مال کی ہوں تو تیسرے کی بھی حرص کریگا۔ اس کا مٹی کے سوا اور کچھ نہیں۔ اور جو توبہ کرے اللہ تعالےٰ قبول کر لیتے ہیں۔

سوال ۵ حدیث پڑھنے سے اللہ تعالےٰ خوش ہوتے ہیں۔ ثواب بھی ملتا ہے آخرت کی زندگی میں بھی آرام ملتا ہے۔ حدیث پڑھنے سے اللہ تعالےٰ کی نافرمانی نہیں کرتے۔ قیامت کا پتہ چلتا ہے۔ حدیث نہ پڑھنے سے اللہ تعالےٰ ناراض ہوتے ہیں۔ حدیث کا مطالعہ نہ کرنے کی وجہ سے انسان

بُری مجلسوں میں بیٹھے گا۔ تاش اور جُوا کھیلے گا۔ چوری کریگا۔ اور جہنّم میں ڈال دیا جائیگا۔ اور ہمیشہ اسی میں رہیگا۔

زاہد عبید عمر ۱۴ سال نمبر ۸۵

سوال نمبر ۵ ۔ علم حدیث پڑھنے سے زندگی اچھی ہو جاتی ہے۔ انسان عبادت کی طرف زیادہ رجوع کرتا ہے اور آخرت کی نجات ہو جاتی ہے۔ حدیث پڑھنے سے ہمیں مفید باتوں کا پتہ چلتا ہے۔ رسول اللہؐ کے کاموں کا پتہ چلتا ہے۔ حدیث پڑھنے سے خدا کے حکم کا پتہ چلتا ہے۔ جو لوگ حدیث اور قرآن مجید نہیں پڑھتے وہ دین سے دُور رہتے ہیں۔ حدیث پڑھنے سے انسان کے دل میں نرمی پیدا ہوتی ہے۔ انسان کو ہر وقت خدا تعالےٰ سے ڈرنا چاہیئے اگر کوئی لڑکا حدیث نہیں پڑھے گا۔ بُرے لڑکوں کے ساتھ بیٹھے گا۔ اگر حدیث پڑھے گا تو بُرے لڑکوں کی صحبت سے بچے گا۔ جو لوگ قرآن و حدیث پڑھتے ہیں آخرت میں ان کی نجات ہوگی۔ ورنہ دوزخ میں ڈال دیا جائیگا۔ ہمیں حدیث پڑھنی چاہیئے تاکہ ہم آخرت میں نقصان اُٹھانے والوں میں سے نہ ہوں۔

سوال نمبر ۶ ۔ ہمارا مدرسہ قاسم العلوم ہے۔ اس میں قرآن و حدیث پڑھایا جاتا ہے۔ ہمارے اُستاد ہمیں بہت محنت سے پڑھاتے ہیں۔ صبح و شام دو کلاسیں ہوتی ہیں۔ جب ہم اس مدرسہ میں نہیں پڑھتے تھے تو بازاروں میں نیکر پہن کر پھرتے تھے۔ اب ہمیں اس بات کا پتہ چلا ہے کہ اسلام میں نیکر پہننا حرام ہے۔ ہمارے اُستاد نے ہم کو اتنا پڑھا دیا ہے کہ بُری باتوں سے دوسروں کو روکتے ہیں۔ اب ہم اچھے بُرے کی تمیز کرسکتے ہیں۔ ہم ہر مسئلہ پوری طرح سمجھتے ہیں۔ ہم نے اس مدرسہ میں آکر زندگی ٹھیک کر لی ہوگی۔ خدا کے احکام کو جانتے ہیں۔ بعض لوگ قرآن و حدیث نہیں جانتے خدا جانے ان کا کیا حال ہے۔ اللہ تعالےٰ ہمیں قرآن و حدیث پر چلنے کی توفیق دے۔ آمین ثم آمین

محمد آصف ولد ضیاء الدین

مسلم ہائی سکول رام گلی لاہور

عمر ۱۲ سال نمبر ۵۵

سوال نمبر ۳ کٹ گئی جڑ اس قوم کی جو لوگ ظالم لوگ تھے۔ سب تعریفیں اللہ کے لائق ہے۔ جو سب جہانوں کو پالتا ہے۔ مطلب ۔ جو لوگ ظالم تھے۔ وہ تباہ ہو گئے۔

سوال نمبر ۴ حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ انسان بھی قیامت کو اسی حالت میں اُٹھایا جائے گا۔ جس حالت میں وہ مرا تھا۔

سوال نمبر ۶ ہمارے مدرسے میں بہت اچھے کام سکھائے جاتے ہیں۔ پہلے نماز و قرآن نہیں پڑھتے تھے۔ گڈی اُڑاتے تھے۔ قرآن و حدیث سے ناواقف تھے اور عشاء کی نماز نہیں پڑھتے تھے۔ لیکن اب ہم خدا کے فضل سے قرآن و حدیث پڑھتے ہیں۔ نماز پنجگانہ ادا کرتے ہیں۔ پہلے رات کو کھیلتے تھے اب ہم رات کو پڑھتے ہیں۔ پہلے صبح کو سوتے تھے اب اُٹھ کر نماز و قرآن پڑھتے ہیں۔ اِنَّ اللّٰہَ سَرِیْعُ الْحِسَابِ۔ اللہ تعالےٰ جلدی حساب لینے والا ہے۔

عطا الٰہی عمر ۱۳ سال نمبر ۹۰

سوال نمبر ۱ اور نہ کوئی چوپایہ زمین پر اور نہ کوئی پرندہ آسمان میں اپنے دو پروں سے اُڑنے والا مگر اُمت ہیں تمہاری طرح اور ہم نے کچھ نہیں چھوڑا لکھنے میں کتاب میں پھر تم سب نے اپنے رب کی طرف جمع ہونا ہے۔

وہ لوگ جنھوں نے جھٹلایا ہماری آیتوں کو گونگے ہیں بہرے ہیں اندھے ہیں۔ جس کو چاہے اللہ تعالےٰ گمراہ کردے اور جس کو چاہے سیدھی راہ پر لگا دے۔

کہہ دیجئے اگر آئے تمہارے پاس اللہ کا عذاب یا آئے قیامت تو اللہ کے سوا کس کو پکارو گے۔ اگر تم سچے ہو۔ پھر کٹ گئی جڑیں اُس قوم کی جنھوں نے ظلم کیا اور سب تعریفیں اللہ تعالےٰ کے لئے ہیں۔ جو جہانوں کو پالنے والا ہے اور نہیں بھیجے ہم نے رسول، مگر خوشخبری دینے والے اور ڈرانے کے لئے پھر جو کوئی ایمان لائے اور اصلاح کرلے تو انہیں کوئی ڈر نہیں اور نہ وہ غمگین ہونگے۔

سوال نمبر ۲ اور آپ دُور نہ کریں ان لوگوں کو جو پکارتے ہیں اپنے رب کو صبح و شام جو چاہتے ہیں اس کی رضا۔ نہیں ہے آپ کے ذمے ان کے حساب میں سے اور نہیں کچھ ان کے لئے آپ کے حساب میں سے کچھ پھر اگر آپ نے دُور کیا تو آپ ظالموں میں سے ہونگے۔

شانِ نزول ۔ یہ آیت شریف اُس وقت نازل ہوئی جب مکّہ کے کافروں نے کہا۔ کہ ہم آپ کے پاس اس لئے نہیں آتے۔ کیونکہ آپ کے پاس غریب لوگ آکر بیٹھتے ہیں۔ ہم بڑے بڑے سردار ہیں۔ اس لئے ہم آپ کے پاس آکر نہیں بیٹھیں گے۔ یہ ہماری شان کے خلاف ہے۔ اس پہ اللہ تعالےٰ نے وحی بھیجی۔

مطلب ۔ جس طرح آج کل بعض امیر لوگ کہتے ہیں۔ کہ ہمارا مسجد میں تو آنے کو جی چاہتا ہے۔ لیکن ہم امیر ہیں اور مسجد میں زیادہ تر غریب لوگ آتے ہیں لہٰذا یہ ہماری شان کے خلاف ہے اسی طرح مکّہ کے امیر کافر کہتے تھے۔ کہ ہم سردار ہیں اور ہم بڑے آدمی ہیں آپ کی مجلس میں غریب بیٹھتے ہیں۔ اس لئے ہم نہیں آتے۔ تو اللہ نے فرمایا۔ اگر تم ان کے لالچ میں ان کو دُور کرو گے تو آپ ناانصافوں میں سے ہونگے۔

سوال نمبر ۳ حضرت عبداللہؓ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا بیشک نجات پائے گا وہ شخص جو اسلام لایا اور بقدر ضرورت رزق دیا گیا اور جتنا اسے عنایت کیا گیا اللہ تعالےٰ نے اس پر قناعت کرنے کی توفیق بھی اللہ تعالےٰ نے دی۔

حضرت جابرؓ سے روایت ہے۔ اُنھوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص جس حالت میں مرا تھا اسی حالت میں اُٹھایا جائیگا۔

سوال نمبر ۶ جب میں اس مدرسہ میں نہیں پڑھتا تھا تو کئی قسم کی بُرائیوں میں مبتلا تھا لیکن یہاں آنے پر میری اصلاح ہوگئی۔ سارا وقت بُرائیوں میں صرف کرتا تھا۔ نماز نہ پڑھتا تھا۔ اب نماز پڑھتا ہوں۔

شیخ عبدالحفیظ عمر ۱۸ سال نمبر ۷۶

سوال نمبر ۵ حدیث پڑھنے کے فوائد۔ حدیث شریف پڑھنے سے لوگ نصیحت پکڑتے ہیں۔ حدیث شریف پڑھنے سے انسان

کے اخلاق و اعمال میں بہت نمایاں فرق پڑتا ہے۔ مثلاً انسان ہر اس چیز سے بچے گا جس سے حضورؐ نے منع فرمایا ہے۔ جس نیک کام کے کرنے کا حکم دیا گیا ہے وہ کرے گا۔ حدیث پڑھنے سے انسان کے اعمال اچھے ہو جاتے ہیں۔ حدیث پڑھنے سے لوگ نصیحت پکڑتے ہیں۔ مثلاً ایک حدیث میں حضورؐ نے فرمایا ہے۔ کہ قیامت کے دن سب کو اسی حالت میں اُٹھایا جائے گا۔ جس حالت میں وہ مرے تھے۔ انسان اس حدیث کو پڑھ کر نیک بننے کی کوشش کرتا ہے۔ بُرائی سے دُور بھاگتا ہے۔

اگر انسان حدیث نہ پڑھے تو نبی اکرمؐ کے قول فعل کا پتہ نہیں چلتا۔ جن کاموں کو حضورؐ ناپسند کرتے تھے اُن کا پتہ نہیں چلتا۔ اگر وہ بُرے کام کرتا ہے۔ نیک کام کرنے کی خواہش نہیں ہوتی۔

سوال ۶: اس درسگاہ میں داخل ہونے سے ہم میں بہت سی تبدیلیاں واقع ہوئی ہیں۔ مثلاً ہم قرآن و حدیث کے واقف ہوگئے ہیں۔ ہمارے اخلاق درست ہوگئے ہیں۔ ہم نماز باجماعت پڑھنے کی کوشش کرتے ہیں۔ قرآن و حدیث کے علاوہ بہت سے مسائل کا پتہ چل گیا ہے۔ پہلے قرآن کے متعلق اتنی چیزیں نہیں جانتے تھے۔ لیکن اللہ کے فضل سے اتنی چیزیں جانتے ہیں۔ جو روز مرّہ کی زندگی میں بہت فائدہ مند ہیں۔

سوال ۷: پھر کیوں نہ کی عاجزی انہوں نے جب پہنچا اُن پر عذاب اور لیکن ان کے دل سخت ہوگئے تھے۔ اور مزّین کیا شیطانوں نے ان کے لئے ان کاموں کو جو وہ کرتے تھے۔

پھر جھٹلایا اُنہوں نے اس نصیحت کو جو کی گئی تھی ان کو پھر کھول دیئے ہم نے ان پر دروازے ہر چیز کے یہاں تک کہ وہ خوش ہوگئے۔ اس میں جو دیا گیا تھا ان کو پکڑا ہم نے انکو اچانک پھر اس وقت وہ ہوگئے نا اُمید

کہہ دیجئے نہیں میں کہتا تم کو کہ میں فرشتہ ہوں مگر تابعداری کرتا ہوں اس کی جو مجھ کو وحی کی جاتی ہے۔ کہہ دیجئے کب برابر ہوتے ہیں دیکھنے والے اور نہ دیکھنے والے۔ اور یا بعد دیکھنے والو کیا تم پھر غور نہیں کرتے۔

اِعترافِ تغافُل

(از جنابِ عمر الدین صاحب شاد لدھیانوی)

یہ عبث ہی میں نے گزار دی مزا زندگی کا نہ پا سکا
کٹی عمر فسق میں اے خدا ترے آگے سر نہ جھکا سکا

تیرے ذکر سے رہا بے خبر جو غذائے رُوح کی سر بسر
غمِ زندگی میں اُلجھ گیا غمِ آخرت نہ لگا سکا!

میری آرزوئے طویل نے مجھے غفلتوں میں پھنسا دیا
کہ حیات مثلِ حباب ہے یہ خیال میں بھی نہ آ سکا

میری زندگی کے ہزارہا شب و روز آئے گزر گئے
کبھی آہِ نیم شبی سے میں دلِ خفتہ کو نہ جگا سکا

میں بُھلا کے مقصدِ زندگی ہُوا ایسا محوِ معاش میں
نہ چراغ علم جلا سکا دِیا جہل کا نہ بُجھا سکا

جو تلاشِ آبِ حیات میں مجھے چھوڑ کر پھرا دربدر
کبھی تشنگی نہ بُجھا سکا نہ وُہ دل کا غم ہی مٹا سکا

نہ سکوں نصیب ہُوا اُسے کٹی بیقراری میں زندگی
تیری راہ سے جو بھٹک گیا وہ حیات ہی کو نہ پا سکا

میرا اس میں کوئی ہُنر نہیں تیری ذات پاک کا ہے کرم
دلِ شاد میں کبھی اے خُدا کوئی دوسرا نہ سما سکا

ایڈیٹر
عبدالمنان
چوہکان

شرح چندہ
سالانہ گیارہ روپے ۱۱/-
ششماہی چھ روپے ۶/-
سہ ماہی تین روپے ۳/-

منظور شدہ
محکمہ جات ـــــ تعلیم وجیل
(مغربی پاکستان)

رجسٹرڈ
ایل نمبر
۶۰۴۷

پنجاب پریس لاہور میں باہتمام مولوی عبیداللہ انور پرنٹر پبلشر چھپا اور دفتر رسالہ خدام الدین شیرانوالہ گیٹ لاہور سے شائع ہوا